قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۚ

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی جملہ خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے پانچ روپیہ

ہفتہ وار قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

جلد ۱ | ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۳۲ھ بروز بدھ | نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت ✦ حضرت خلیفۃ المسیح نے درس میں حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ✦ پیر تو میں ہوں ہی۔ اور اب تو یہ حال ہے۔ کہ بہت رات گذرے پیشاب کے لئے اٹھا۔ تو سینے کے بل دھڑام سے گر پڑا۔ میرے مولیٰ ہی نے میری حفاظت کی اور اسی نے مجھے طاقت بخشی اور میں بہت دیر کے بعد زمین سے اٹھنے کے قابل ہوا۔ پھر ابھی تجھے تپ ہو چکی ہے۔ اس حالت میں بھی تمہیں قرآن سنانے کیلئے ہر روز آتا ہوں۔ قدر کرو۔ (یعنی عمل کرو) اور غنیمت سمجھو۔ دانا اس لئے ہوں کہ قرآن خوب سمجھتا ہوں۔ فرمایا۔ یہاں کچھ چوریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ (الفضل کے مینیجر صاحب کا کوٹ واسکٹ اور ۳۵ کی گھڑی اور دو تین اور صاحبوں کے کمبل جنمیں سے ایک کی قیمت ساٹھ روپیہ کے قریب تھی) میں نے اپنے مولیٰ سے دعا کی۔ کہ اگر کوئی احمدی چور ہے تو پھر افسوس ہے اس پر بھی اور مجھ پر بھی۔ اور میری تعلیم پر بھی مجھے اپنے کرم سے آگاہ کر دے کہ چور کون ہے۔ الحمد للہ کہ آج ان (مذکورہ بالا) چیزوں کے چور عجیب طور پر خود بخود ظاہر ہو گئے اور وہ دونوں غیر احمدی ہیں۔ فرمایا۔

میں تو طالب علمی میں بھی حق پہنچا دیتا تھا۔ اور خطرناک سے خطرناک مقام میں بھی کوئی مجھے نقصان نہ پہنچا سکا میں منافق نہیں کہ اپنا عقیدہ چھپا لوں ✦

اہل بیت ✦ مسیح موعودؑ کے اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں صاحبزادہ میرزا شریف احمد کو خفیف حرارت کی کئی دن سے شکایت چلی آتی ہے احباب اپنے آقا زادے کی صحت عاجلہ کیلئے پُر جوش دعائیں کریں ✦

مدرسہ احمدیہ میں نے عرض کیا تھا۔ کہ اہم مسائل اسلامیہ پیکچروں کا سلسلہ شروع ہو چنانچہ شروع ہوا۔ مگر وہ مسلسل و باقاعدہ نہیں رہ سکا صاحبزادہ صاحب کے ذمے تو اتنے کام ہیں کہ وہ معذور ہیں تو صبح صادق سے لیکر کام کرتے کرتے عشاء کے بعد بھی سبق پڑھاتے ہیں۔ بلکہ اسکے بعد بعض اوقات اخبار کیلئے مضمون لکھتے ہیں مثلاً الفضل کا لیڈر رات کے ساڑھے گیارہ بجے کا لکھا ہوا ہے مگر مدرسہ کے سٹاف میں اور بہت سے قابل بزرگ ہیں۔ مولانا محمد سرور شاہ ہیں مولوی فاضل میر محمد اسحٰق ہیں۔ جو طبع رسا۔ ذہن نقاد رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قابلیت کس دن کے لئے رکھی ہے ہفتہ میں دو بار یا ایک بار کسی مسئلہ اسلامی پر لیکچر ہو جایا کرے تو طلباء چند ساعات میں وہ علم حاصل کر لیں جو کئی کتابوں کی ورق گردانی سے سالوں میں نہ کر سکیں گے ہاں خطیب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ پوری سٹڈی کر کے اس مسئلہ کے ما لہٗ و ما علیہ پر بحث کرے۔ پھر چونکہ طلباء وعظ و تبلیغ کے لئے تیار ہو رہے ہیں اسلئے موجودہ زمانہ اور اس کے حالات سے آگاہ ہونا انہیں ضروری ہے مگر ان میں سے کوئی اخبار بینی سے دلچسپی نہیں رکھتا حسن اتفاق سے مدرسہ کے سٹاف میں ایک جرنلسٹ ہے۔ وہ اپنی ٹیوٹری کے فرائض میں دس پندرہ منٹ میں اس روز کے تمام حالات گوشگذار کر دیا کرے اور طلباء کیلئے لائبریری میں اخبار و رسائل مہیا کئے جائیں۔ اگر فنڈ میں گنجائش نہ ہو تو تشحیذ کی لائبریری پاس ہی موجود ہے الفضل کے اخبارات ہیں۔ بجائے اسکے کہ انگریزی کے عربی الفاظ کا استعمال ہو سکے۔ تو مدرسہ کے مناسب حال ہے ✦

متفرقات ✦ موضع ڈلہ کے مسلمانوں نے اذان دی۔ تو سکھوں نے انہیں مارا۔ اب سنا ہے۔ کہ ان کی مسجد پھونک دی گئی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے ✦ حاجی عبد القدوس ولد حاجی عبد القدیر شاہجہانپوری کا نکاح انوری خاتون بنت حاجی غلام جبار بریلوی سے ۵۰۰ روپیہ مہر پر کم جنوری کو ہوا۔ اور حسن زمانی دختر حکیم محمد حسین صاحب کا نکاح ذوالفقار حسین ولد اعجاز حسین صاحب سب انسپکٹر سے ۵۰۰ روپیہ مہر پر ایام جلسہ میں ہوا

(رپورٹر)

ممالک غیر کی خبرین

— مصر القاہرہ ۹ جنوری ۱۹۱۴ء - برقی پیام :- پچھلے ہفتہ طرابلس مین ایک سخت جنگ واقع ہوئی - عربون نے بسر کردگی شیخ سنوسی اطالیوں کو شدید نقصان پہنچایا - اور ایک اطالوی جرنیل کو گرفتار کر لیا - اطالوی اس سے سخت پریشان ہین اور جرنیل کی رہائی کے لئے فدیہ پیش کر رہے ہیں ۔

— قسطنطنیہ میں مارشل لاء - قسطنطنیہ مین مارشل لاء (جنگی قانون) کا اعلان کر دیا گیا ہے - افسوس !

— ترکی جہاز کے ساحل دلونا پر سپاہی اُتارنے کی مفصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی - بظاہر اہل دلونا اور ترکون میں کوئی جھگڑا ظہور میں نہین آیا - مقامی حکام کی درخواست پر سٹیمر کے کپتان نے جہاز سے کسی کو نہ اُتارنے اور سب کو ٹریسٹ لے جانا منظور کر لیا ۔

— عزت پاشاء سابق وزیر جنگ دولت عثمانیہ مندرجہ بالا سٹیمر کے وارد دلونا سے کسی قسم کا تعلق رکھنے سے انکار کرتا ہے ۔

— لندن ۷ - جنوری ۱۹۱۴ء مسٹر جوزف چمبرلین نے پارلیمنٹ سے کنارہ کش ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے ۔

— ڈبلن کا ایکا :- لندن ۸ - جنوری ۱۹۱۴ء ایکے والے بتدریج کام پر آتے جاتے ہیں ۔

— برٹش مجلس وزارت (لندن ۸ - جنوری) بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہاسٹر مین عنقریب مجلس وزارت میں داخل کئے جائین گے ۔

— قسطنطنیہ ۸ - جنوری - انور پاشا وزیر جنگ ہونے کے علاوہ جنرل سٹاف کا بھی افسر ہوگا ۔

— پورٹ سعید ۷ - جنوری - پی اینڈ او کمپنی کے سٹیمر مارمورا نے ہندوستان کے لئے ۲ ہزار پونڈ کا سونا بار کیا ۔

ہندوستان کی خبرین

— پریس ایکٹ کے خلاف ریزولیوشن :- قانونی کونسل وائسرائے کے گذشتہ جلسہ میں مسٹر بنرجی اڈیٹر بنگالی نے مفصل تقریر کے ساتھ قانون اخبارات ۱۹۱۰ء میں ترمیم کے لئے مسودہ قانون پیش کئے جانے کی تحریک کا ریزولیوشن پیش کیا کہ گورنمنٹ آیندہ جس تحریر مین الفاظ - تصویر وغیرہ کو قابل اعتراض تصور کرے اس کی حکم میں تشریح کر دیا کرے اور دفعہ ۲۲ مین اس طرح ترمیم کی جائے کہ ہائیکورٹ ضبطی کے ناجائز حکم کو منسوخ کر سکے - آنریبل ملک عمر حیات خان ٹوانہ نے ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے پریس کے لئے اس سے بھی زیادہ سخت قانون کی ضرورت ظاہر کی لیکن مہاراجہ نشی پور مسٹر کے - ہدا - مسٹر راما ئینگر - مسٹر ایم - ایس داس نے ریزولیوشن کی تائید کی - کثرت رائے سے ریزولیوشن نامنظور ہوا ۔

— سکھر مین دریائے سندھ کی پشتہ بندی کی تجویز سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے نامنظور کر دی ۔

— مسٹر میکالف آنجہانی جنھون نے گرنتھ صاحب کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے سکھون نے انکی یادگار مین راولپنڈی میں کتب خانہ قائم کرنے کی تجویز کی ہے جو میکالف میموریل خالصہ سنٹرل لائبریری کے نام سے موسوم ہوگا ۔

— خان بہادر چودہری رحمت اللہ خان صاحب کے عہدہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹی پر ترقی یاب ہونے کے باعث اب لاہور شہر کی کوتوالی مین انکی جگہ خواجہ عبد الحمید صاحب جھنگ سے بطور انسپکٹر تشریف لائے ہیں ۔

— جعفر یوسف مینجر کریڈٹ بنک بمبئی کے سوا جس کی ضمانت نامنظور ہوئی ہے - بنک کا اکونٹنٹ بھی ماخوذ ہو کر جیل میں بھیجا گیا ہے ۔

— ہفتہ مختتمہ ۳ - جنوری ۱۹۱۴ء مین ہندوستان میں پلیگ کے ۶۸۹۶ کیس ہوئے اور بتفصیل ذیل ۵۷۶۴ اموات ظہور میں آئیں - بمبئی پریزیڈنسی ۷۶۰ - مدراس ۵۷۴ - بہار ۱۰۷۸ - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ۳۰۴۰ - پنجاب ۱۸۱ - برہما ۸۵ - میسور ۱۰۸ حیدر آباد دکن ۱۰۶ اور راجپوتانہ ۳۷ -

— مہاراجہ جموں و کشمیر نے ۸ - جنوری کو رشی کل سعائینہ کیا

— ہندوستان مین ان عورتون کی جو انگلستان میں طبی ڈگریان حاصل کر چکی ہین ایک انجمن قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے اس وقت ڈیڑھ سو ایسی ڈگری یافتہ عورتین ہندوستان مین موجود ہیں ۔

— آنریبل مسٹر غزنوی جو آجکل عازمان حج کی حالت و کیفیت کی تحقیقات کی غرض سے عرب مین گشت لگا رہے ہین دمشق پہنچکر گورنر کے مہمان ہوئے اور حج کمیٹی قائم کی نیز مدینہ و دمشق مین ہندوستانی حجاج کے لئے ایجنسیان بھی کھولی گئی ہیں ۔

— خاندان خدیویہ کے پرنس یوسف کمال پاشا ہندوستان میں بہر شکار تشریف لائے ہیں ایک ہفتہ بمبئی مین ٹھیرنے کے بعد آپ میسور روانہ ہوئے ہیں ۔

— مسٹر صدر الدین ایم - اے پراونشل تعلیمی سروس کے ۲۰۰ روپیہ کی گریڈ مین پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور مقرر ہوئے یہ ایک سال تک امتحاناً پروفیسری کے فرائض بجا لائینگے ۔

— لالہ گھنشام داس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور ہو گئے ۔

— میمو مین زلزلہ - شبنہ کو پونے چار بجے سہ پہر کے سخت زلزلہ محسوس ہوا جو تیس سکینڈ تک رہا ۔

— دربار ٹراونکور نے سررشتہ تعلیم مین یورپین و ہندوستانی پروفیسرون کی تنخواہون کے باہمی فرق و اختلاف کو غیر موزون تصور کر کے القط کر دیا ۔

— **ہز آنر کا دورہ** - ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب ۱۵ جنوری کو بلوکی - ۱۶ کو شگری جا کر ۱۸ تک ٹھیرینگے پھر ملتان جائینگے ۲۲ کو مظفر گڈھ مین تھوڑی دیر ٹھیر کر شام کو ڈیرہ غازی خان پہنچین گے - ۲۵ کی صبح کو بہاولپور - ۲۷ کو چھتر انا وارد ہون گے اور ۲۸ کی صبح کو لاہور پہنچین گے ۔

— سہ شنبہ کے سہ پہر کو پولیس دہلی نے ایک قمار خانہ پر چھاپہ مار کر ۴۲ - آدمی گرفتار کئے - نیز پندرہ سو روپے ہاتھ آئے ایک قمار باز کھڑکی سے بازار مین کود پڑا - اور خفیف مجروح ہوا ۔

— بجاپور (سیالکوٹ) میں ۱۵ - ۱۶ مسلح ڈاکوؤن نے بلو شاہ برہمن کے گھر ڈاکہ ڈالا - باپ بیٹا بھاگ گئے - ڈاکوؤن نے سب کچھ لوٹ لیا ۔

— لکھنؤ میڈیکل کالج کی ہڑتال بدستور ہے - ۲ - جنوری کالج کھلنے پر صرف ایک لڑکا حاضر ہوا ۔

— کلکتہ سمندر مین ایک صندوق پایا گیا - جسمین ایک نوجوان مسلمان کی لاش تھی ۔

— سکھ گورو نانک دیو و گوبند سنگھ جی کے اوتار دھارن کے دن کی عام تعطیل چاہتے ہین ۔

— لکھنؤ مین ایک اندھا چور قفل شکنی و نقب زنی کا مجرم پایا گیا ۔

— موضع کندرہ (مرشد آباد) مین ڈاکہ پڑا - تیس ہزار کا مال اسباب نقدی لوٹی گئی ۔

خریداران الفضل

کی خدمت میں التماس ہے کہ جن صاحبان کی قیمت ختم ہو چکی ہے انکی خدمت مین وی پی ارسال ہیں - مجھے پوری پوری توقع ہے کہ سب احباب وصول فرما کر ممنون فرمائینگے اور واپس کر کے دفتر کو نقصان سے بچائینگے ۔ مینجر

الفضل

قادیان - مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء بروز بدھ

زمانہ نازک ہے

ہندوستان کا سیاسی مطلع آجکل بہت کچھ گرد آلود ہے اور اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ ابھی ہندوستانی اپنی کوئی مستقل پالیسی نہیں بنا سکے۔ اور اگر آج ایک رائے پر قائم ہوتے ہیں تو کل دوسری رائے زیادہ منفعت بخش اور عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ابھی اس کی نسبت اچھی طرح اطمینان قلب نصیب نہیں ہوتا۔ کہ ایک تیسرا طریق پیش کر دیا جاتا ہے۔ اقوام کا اختلاف مذاہب کا اختلاف السنہ کا اختلاف اور بھی اختلاف پیدا کر رہا ہے۔ اگر سب ملک میں ایک مذہب کے ماننے والے یا ایک قوم کے ممبر یا ایک زبان کے بولنے والے لوگ ہوتے تو بھی کسیقدر آسانی ہوتی اور زبان و مذہب کا اتفاق اور قومیت کا اتحاد انہیں بہت کچھ اکٹھا کر دیتا۔ لیکن جبکہ یہ بات نہیں تو پھر کل ہندوستان کا ایک رستے پر چلنا ہوتا بہت ہی مشکل امر ہے ہر قومیت اپنے اپنے فوائد کی طالب ہے۔ اور اس کے مطالبات دوسروں سے مختلف ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایک رائے پر قائم نہیں ہو سکتے۔ اور پھر اس اختلاف کی وجہ سے مختلف اقوام آپس میں بھی اتحاد نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ دوسری اقوام کے طرز عمل کے اختلاف پر ہر ایک کو اپنے خیالات بدلنے پڑتے ہیں۔ اور اس تغیر و تبدل میں خود بخود لڑکے تقسیم ہو جاتی ہے۔ پس ہندوستان کی آبادی اس کے اتفاق و اتحاد میں مانع ہے۔ اور یہ اختلاف گورنمنٹ کے راستہ میں بہت کچھ مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ ماؤں کو دو بچے سنبھالنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ تو گورنمنٹ کو اسقدر مختلف الامزجہ آبادی کے سنبھالنے میں کیا کچھ دقتیں نہ پیش آئیں گی۔ گورنمنٹ ایسے اوقات میں جبتک نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے کام نہ لے حکومت کر ہی نہیں سکتی۔ اسقدر قوموں کو خوش رکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ایک لمبے عرصہ سے گورنمنٹ برطانیہ ملک ہند پر حکومت کر رہی ہے گورنمنٹ ہند کی مثال ایک ایسے انسان کی سی ہے۔ جو فقیروں کے محلہ میں جا نکلے۔ اور اسے چاروں طرف سے فقیر گھیر لیں۔ ایک ایک طرف سے نوچے تو دوسرا دوسری طرف سے نوچے۔ اور ہر ایک یہ چاہے کہ یہ مجھے کچھ دیدے۔ تو جسطرح اسے وہاں اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ وہی حال گورنمنٹ کا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ دہلی میں میں بازار سے گذر رہا تھا۔ کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ کہ نان بائی کی دکان سے روٹی خرید رہا ہے۔ ایک یا دو آنہ کی روٹی اس نے خریدی۔ اور لیکر چلنے کو تھا۔ کہ ایک فقیر نے اس سے سوال کیا اُس نے نان بائی کو کہدیا۔ کہ اسے بھی دو پیسہ کی روٹی دے دو یہ کہنا تھا۔ کہ کوئی چالیس پچاس فقیر اسے چمٹ گئے۔ کہ بابا ہمیں بھی روٹی دلوا دو۔ اور کسی نے اس کا کوٹ پکڑ لیا کسی نے کرتا پکڑ لیا۔ کسی نے باہیں پکڑ لیں۔ غرض کہ چاروں طرف سے ہجوم ہو گیا۔ اور اسے پیچھا چھوڑانا مشکل ہو گیا۔ آخر تنگ آکر اس نے دکان والے کو کہا۔ کہ اس روپیہ کی روٹیاں ان میں بانٹ دو۔ اور اس طرح اپنی جان بچا کر بھاگا۔ پس گورنمنٹ برطانیہ کے لئے حکومت میں یہ ایک بہت بڑی دقت ہے۔ کہ سینکڑوں مختلف مطالبات رکھنے والی قوموں کو اسے اپنے قابو میں رکھنا پڑتا ہے۔

ایک طرف ہندو کچھ مطالبات کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف مسلمان کچھ اور ہی مطالبات کرتے ہیں۔ سکھ ان سے علاوہ اپنے حقوق جتاتے ہیں۔ انگلو انڈین اصحاب اپنے مطالبات تینوں سے مختلف رکھتے ہیں۔ بیٖن الگ مطالبہ کرتے ہیں۔ بدھلگ پھر مختلف اقوام الگ الگ اپنے حقوق طلب کرتی ہیں۔ اور ان سب اقوام و مذاہب کے مطالبات اکثر اوقات ایک دوسرے کے مخالف واقعہ ہوتے ہیں۔ ایک قوم جداگانہ انتخاب میں اپنا فائدہ دیکھتی ہے تو دوسری متحدہ انتخاب پر زور دیتی ہے۔ اب گورنمنٹ کس کی سنے اور کس کی رد کرے۔ اس کے نزدیک تو سب قومیں ایک سی ہیں۔ نہ ہندوؤں سے بیجا دوستی نہ مسلمانوں سے تعلق۔ سب اس کی رعایا ہیں۔ رعایا میں سے کس فریق کو وہ چھوڑ دے۔

اختلاف خیالات تو ہر حکومت میں ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی مذہب و قوم کا اتحاد و حکومت ملکی اسے ایک حد تک دور کر دیتی ہیں۔ اور جہاں حکومت غیر ملکی ہو اور اقوام و مذاہب مختلف ہوں تو بہت دقت ہوتی ہے۔ ترکوں کی حکومت کی مثال ہمارے سامنے ہے پچھلے پانچسو سال کی تاریخ ہمیں بتا رہی ہے۔ کہ اس حکومت میں کیسی کشمکش ہوتی رہی ہے۔ پس گورنمنٹ اگر نہایت احتیاط سے کام لے۔ تو اس کا حق ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی ذرا سی کوتاہی پر ہندوستان میں کوئی خطرناک بغاوت پھوٹ پڑے۔ اور ایسے وقت میں وہ اگر بعض اوقات کسی سخت کارروائی پر بھی اتر آئے تو اسے معذور اور مجبور سمجھنا چاہئیے۔

یہ کام ہمارا ہے کہ ہم اپنے مطالبات اور مرافعات میں بہت احتیاط سے کام لیں۔ اور ایسے کاموں سے بچیں جن سے گورنمنٹ کے راستہ میں مشکلات پیدا ہوں۔ ہر ایک نیک شہری کا فرض ہونا چاہئیے۔ کہ وہ حتی المقدور گورنمنٹ کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے میں کوشاں رہے۔ اور ایسے جوشوں کو خود کوشش کر کے دبا دے۔ جن سے گورنمنٹ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے کیونکہ ملک میں شورش صرف گورنمنٹ کے لئے مضر نہیں۔ بلکہ خود اہل ملک کے لئے وبال جان ثابت ہوگی۔

شورش بنگال سے گورنمنٹ کو وہ نقصان نہیں پہنچا۔ جو خود اہل ملک کو پہنچ رہا ہے۔ مریں تو ہندوستانی جیل میں جائیں تو ہندوستانی ڈاکہ پڑیں تو ہندوستانیوں کے گھروں میں۔ بتلاؤ کہ اس سے نقصان کس کا ہوا۔ گورنمنٹ کا یا اہل ہند کا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم شور و شر کر کے گورنمنٹ کو دبا لیں گے مگر یہ ایک غلط خیال ہے۔ حکومتوں کے مقابلہ نہ شور و شر سے ہوتے ہیں۔ اور نہ بم سازیوں سے حکومتوں کو دبایا جا سکتا ہے۔ کیا کوئی دنیا کی حکومت ایسی ہے جو بم مار مار کر اڑا دی گئی ہو۔ پھر اس وحشیانہ فعل سے کیا مطلب ہے۔

میں ہر ایک امن خواہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو گورنمنٹ کی پوزیشن میں کر کے دیکھے۔ کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔ کیا وہ بھی ہندوستان میں امن قائم کرنے کے لئے انہی کارروائیوں پر مجبور نہیں؟ جن پر گورنمنٹ ہند کاربند ہے۔ پھر کیوں بے تحاشہ گورنمنٹ پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں۔

ابھی دسمبر کی تعطیلات میں کانگریس اور لیگ کے اجلاس ہو چکے ہیں۔ اور بعض لیڈروں نے خوب دھوم دھام کی تقریریں کی ہیں۔ اور ممکن ہے کہ بعض جوشیلے تماش بین ان تقریروں کو سنکر یا پڑھ کر ان سے متاثر بھی ہوئے ہوں اور بڑی بڑی امیدیں کر رہے ہوں۔ میں ایسے سب اصحاب کی اس طرف متوجہ کرتا ہوں۔ کہ جلد بازوں کی جلد بازیوں سے آگے بہت کچھ نقصان ہو چکا ہے۔ اور بعض شریروں کی شرارتوں کا خمیازہ بے گناہ آبادی کو بھگتنا پڑا ہے۔ چند اخبار اگر حد سے تجاوز نہ کرتے۔ تو پریس ایکٹ کیوں بنتا۔ اور آج بہت سے اخبار گھن کی طرح ساتھ ہی کیوں پس جاتے۔ ہر ایک معاملہ میں دانائی اور عقلمندی سے کام لینا چاہئیے اور یہ دیکھ لینا چاہئیے کہ انجام کیا ہوگا۔ بے شک جوشیلی تقریریں کانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر ان کے مطابق عمل کر کے کامیابی بہت مشکل سے ہوتی ہے خصوصاً آجکل تو زمانہ بہت ہی نازک ہو رہا ہے اور گورنمنٹ اس روزمرہ کے بڑھنے والے اختلاف کو جسطرح ہو کم کرنا چاہتی ہے۔ اور داناؤں کا کام ہے کہ وہ مصلحت وقت کو دیکھتے ہیں ایک بات ایک وقت انعام کا موجب ہو جاتی ہے تو دوسرے وقت اسی پر سزا بھی مل جاتی ہے پس زمانہ کا رخ دیکھ کر احتیاط سے کام لو اور ملک میں امن قائم کرنے کی کوشش کرو کیونکہ کسی ملک کی ترقی اس کے امن کے مطابق ہوتی ہے۔

الاخبار والآراء

عزت پاشا بحیثیت شاہ البانیہ

یہ خبر بہت مسرت سے پڑھی جائیگی

کہ ۶ر جنوری کو والونا (اسمٰعیل کمال بے البانوی کی عارضی حکومت کے صدر مقام کا نام ہے۔ جو ساحل پر واقعہ ہے) میں قسطنطنیہ سے ایک جہاز عثمانی فوج کے ۰ ۲۰ جوان معہ ۶ افسروں کے لے کر پہنچا۔ ارادہ تھا۔ کہ رات ہی کو فوج اتار کر عزت پاشا کو البانیہ کا بادشاہ قرار دیا جائے۔ اور ایک عارضی حکومت قایم کر دی جائے۔ ڈچ جنداہر کی مدد سے افسر ترکی سپاہیوں کے گرفتار کرنے کو بڑھے ہے +

مارشل لا کا اعلان کیا گیا۔ عزت پاشا بھی قسطنطنیہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور غالباً اسی جہاز میں ہیں۔ یہ انور بے جواب انور پاشا ہیں۔ ان کی وزارت جنگ کا پہلا کرشمہ سمجھا گیا ہے۔ اور اگر ان کو اس میں کامیابی ہوئی۔ تو بجائے کسی عیسائی شہزادے کے پھر مسلم امیر کی حکومت ہوگی +

عثمانی افواج میں نظام جدید

ترکوں کی نوجوان پارٹی

بر سر حکومت ہے آہستہ آہستہ پرانے جنرلوں کو نکال رہے ہیں۔ ۷ر جنوری کا تار ہے۔ کہ دو سو اسی جرنیل اور کرنیل معہ ہادی پاشا چیف آف جنرل سٹاف کے پنشن یاب ہو گئے ہیں۔ ضیا رپاشا اسسٹنٹ چیف جنرل سٹاف دسویں آرمی کور کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ غالباً ان کی جگہ کوئی جرمن افسر ہوگا۔ اور جنرل سٹاف میں ابھی مزید اساسی تغیرات عمل میں آئیں گے +

منگولیا کے تعلقات روس سے

منگولیا کے مشن کو

سینٹ پیٹرزبرگ سے ۳۰ لاکھ روبل کا قرض حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ مگر روس نے آلات حرب نہیں دیئے تاکہ چین سے جنگ کے تمام خطرات رفع نہ ہو جائیں۔ غرض منگولیا ہر طرح اب روس کے شکنجے میں ہے +

خوفناک بحری طوفان

۶ر جنوری نیویارک کا تار ہے۔ کہ ریاستہائے

متحدہ امریکہ کے ساحل پر خوفناک بحری طوفان آیا۔ جو کئی آدمی بہالے گیا۔ جہاز اڈکلا ہاشا کہ رقیق اشیا ر بار کرنے والے تمام جہازوں میں سے بڑا تھا۔ اور اس کی قیمت ایک لاکھ دس ہزار پونڈ تھی۔ اور جو ناقابل غرق یقین کیا جاتا تھا۔ وہ بیچ میں سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور بویریا نامی جرمن جہاز نے اُسے نصف غرقاب پایا۔ اس جہاز کی ایک کشتی ہاتھ آئی ہے۔ جس میں پانچ زندہ آدمی ملے +

سمندر کی لہریں جہاز سے اونچی اٹھتی تھیں۔ اور سردی بہت سخت تھی۔ اس لئے دوسرے جہاز کچھ مدد نہ پہنچا سکے۔ انسان مادیت میں خواہ کس قدر ترقی کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت وجلال کے نظارے دکھاتا رہتا ہے۔ تا لوگ مغرور نہ ہو جائیں۔ اور دہ جانیں۔ کہ یاایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ +

جو نادان قرآن مجید کی ان آیات پر تمسخر اڑایا کرتے ہیں جن میں طوفان کے وقت جہاز میں سوار ہونے والوں کی بے بسی کا ذکر ہے وہ غور کریں۔ کہ وہ کسی انسان کا کلام نہیں۔ جو اس وقت کی موجودہ جہاز رانی کی بنا پر کہا گیا ہے بلکہ فن جہاز رانی کے کمال تک پہنچ جانے کے باوجود وہ بدستور حق ہے۔ ٹائیٹنک اور والٹر لو ہر دو جہازوں کی تباہی کو پھر یاد دلا گیا ہے۔ لعلھم تتذکرون وانی لھم الذکری

اجودھیا میں قربانی

خود ہمارے ہی مسلمان بھائیوں کی مہربانی اور

مسئلہ قربانی کی جاہلانہ تشریحات سے معاملات کی صورت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ اب قربانی بھی بعض مقامات میں ایک جرم ہے۔ حال میں صاحب ڈپٹی کمشنر فیض آباد نے عبدالغفور عبدالواحد کو ایک سو پچاس روپیہ فی نفر کی سزا دی ہے کیونکہ انھوں نے اپنے گھر میں گائے کی قربانی کی تھی +

یہ نتیجہ ہے یہ کہنے کا۔ کہ گائے کی قربانی ایک اقتصادی مسئلہ ہے نہ کہ مذہبی۔ اور مسٹر مظہر حق اور ولایتی پیام رسانوں کے پیام کا۔ کہ اس سال گائے کی قربانی نہ کیجائے +

فصلوں کے ابتدائی تخمینے

صوبہ بھر میں ۲۸ ہزار ۴ سو تین ایکڑ رقبے

پر السی کی کاشت کی گئی ہے۔ جن میں سے ۱۵ ہزار ایکڑ صرف ضلع کانگڑہ میں ہے۔ یہ رقبہ سال گذشتہ سے کم ہے +

۴۲ لاکھ ۶۷ ہزار ۴ سو ۴۴ ایکڑ نہری آراضی۔ اور ۳۴ لاکھ ۶۴ ہزار دو سو ۶۵ ایکڑ بارانی آراضی زیر کاشت گندم ہے۔ اس میں بھی سال گذشتہ سے ۶ فیصدی کی کمی ہے بیشی صرف قسمت راولپنڈی میں ۱۵ فیصدی کی ہے۔ باقی اضلاع میں کمی ہے۔ صوبہ کے جنوب مشرقی اضلاع میں یہ کمی بہت ہے۔ مثلاً گوڑگانوں میں ۷۷ فیصدی ۔ روہتک میں ۷۵ فیصدی حصار میں ۵۲ فیصدی۔ تمام ہندوستان میں ۲ کروڑ ۲۳ لاکھ ۳۹ ہزار ایکڑ رقبہ زیر کاشت گندم ہے۔ اور پچھلے سال سے ۱۳ فیصدی کم ہے۔ بہر حال اگی ہوئی فصل کی حالت علے العموم اچھی ہے۔ اور اگر خدا کا فضل باران رحمت وغیرہ کی صورت میں شامل حال رہا۔ تو فصل اب کے اچھے ہونگے۔ گو بلحاظ تناسب پیداوار کم ہو +

مسلمانوں کے کام کرنے کے لئے ایک عملی سکیم

خواجہ غلام الثقلین صاحب ایک کام کرنے والے اور

قومی معاملات میں پختہ کار انسان معلوم ہوتے ہیں۔ تعلیمی کانفرنس آگرہ میں آپنے مندرجہ ذیل سکیم پیش کی ہے۔ جو واقعہ میں قابل توجہ بلکہ قابل عمل ہے +

(۱) اشاعت تعلیم اعلےٰ آرٹس اور سائینز کی۔ جس میں یونیورسٹی بنانا۔ وظائف دینا۔ مسلمان فیلو ہائے یونیورسٹی و ممتحان کا تقرر وغیرہ جملہ امور داخل ہیں +

(۲) اشاعت تعلیم عام۔

(الف) مردوں کی تعلیم (ب) عورتوں کی تعلیم۔

(۳) اصلاح تمدن یعنی اخلاق کی اصلاح اور رسم و رواج جو خراب مسرفانہ اور مضر ہیں۔ مثلاً فضول خرچی۔ بدچلنی۔ شادی بیاہ میں فضول بند شیں۔ اور دائرہ ازدواج کی تنگی۔ باہمی نا اتفاقی۔ مقدمہ بازی وغیرہ اس کی اصلاح +

(۴) اقتصادی اصلاح یعنی زراعت و تجارت میں ترقی کرنا۔ نئے وسائل معاش پیدا کرنا۔ کمپنیوں خواہ بنکوں کے ذریعہ سے لوگوں کی مالی حالت سدھارنا۔

(۵) پالٹیکس اور حقوق کی حفاظت و ترقی۔ تعلیمی حقوق کا حاصل کرنا۔ جداگانہ انتخابات۔ عدالتی صیغہ اور دیگر صیغوں میں قومی کمی۔ گورنمنٹ سے تعلقات صحیح قائم رکھنا۔ ہمسایہ قوموں سے اتفاق رکھنا۔ اور ان کے مقابل اپنی قوم کو انحطاط اور زوال سے بچانا +

(۶) اسلام کی پرزور اشاعت۔ اور اسی غرض سے آدمی تیار کرنا۔ اور فنڈ مہیا کرنا۔ اور فرقوں کی رقابت کو دور کرنا +

آخیر میں اتنا ہم بھی کہے دیتے ہیں۔ کہ یہ تمام اصلاحیں خلوص۔ ایثار اور قلبی جوش پر موقوف ہیں۔ اور یہ باتیں کسی مامور من اللہ کے ہاتھ پر بیعت وعہد کرنے کے سوا پیدا نہیں ہوا کرتیں ++

ستی کا جدید واقعہ

بابو منورنجن گوئی صاحب ہیضہ سے مرے۔ تو اُن کی نوجوان بیوی نے اپنے اوپر مٹی کا تیل چھڑک لیا۔ اور کپڑوں میں آگ لگالی۔ آگ تو رشتہ داروں نے بجھا دی مگر لڑکی جلنے کے صدمہ سے فوت ہوگئی +

افسوس ہے کہ ابھی تک یہ جہالت کی رسم باقی ہے۔ جو قانوناً سلطنت کے اقتدار سے کام لیکر روکی گئی تھی۔ اور اب تو ہندوؤں میں روشن خیالی بھی آرہی ہے۔ مگر الٰہیات کے متعلق ابھی تک یہ قوم تاریکی میں ہے۔ بڑے بڑے بنگالی پولیٹیشن جو ملکی وقومی معاملات میں صائب الرائے ہیں۔ دین میں ان کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ایک خدا تعالےٰ کو نہ جانتے ہوئے ماقدروا اللہ حق قدرہ کے مصداق۔ کالی ماتا کے آگے سر پھوڑاتے ہیں۔ اور نذر ونیاز چڑھاتے ہیں۔ ستی ہوجانے کے متعلق اگرچہ کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

چون زنِ ہندو کسے در عشق او مردانہ نیست
سوختن بر شمع مردہ کار ہر پروانہ نیست

مگر جب سوچا جائے۔ تو یہ ایک قسم کی بزدلی ہے۔ کہ آئندہ مشکلات سے گھبرا کر خودکشی کرلی جائے۔ مسلمانوں میں بھی ایسی عورتیں پائی جاتی ہیں۔ جو اپنے شوہر کی وفات کے بعد نکاح ثانی نہ کرنے کا عہد کرلیتی ہیں۔ بلاضرورت نکاح ثانی کرنا کوئی واجب تو نہیں۔ مگر نہ کرنے کو ثواب سمجھنا غلطی ہے +

انتظام اضلاع

سرکاری افسروں کی ایک کمیٹی مختلف صوبجات میں جا کر انتظام اضلاع پر غور کریگی۔ اور جو طریق انتظام اوڑیسہ۔ بہار۔ صوبجات متحدہ۔ ممالک متوسط مدراس کے استمراری بندوبست والے علاقوں میں رائج ہیں۔ اسے بغور دیکھے گی۔ تاکہ مشرقی بنگال میں ان انتظامی اصولوں کے کامیاب نہ ہونے کے مانع معلوم ہوں استمراری بندوبست کے متعلق مسلم لیگ نے بھی ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ ہمیں تو اسلامی طرز عمل بہتر معلوم ہوتا ہے۔ جس میں مالگذاری پیداوار پر منحصر ہے۔ یعنی پیداوار زیادہ ہو۔ تو مالگذاری بھی زیادہ اگر پیداوار کم ہو۔ تو مالگذاری بھی کم۔ اس صورت میں کاشتکاروں کو بھی کوئی شکایت نہ رہیگی۔ مگر اسلامی عشر چونکہ مذہبی عقیدہ کی بناپر دیا جاتا تھا۔ اس لئے اس میں چنداں دقت پیش نہ آتی تھی۔ دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا تھا۔ کہ آمد مقرر نہ ہو۔ تو بجٹ نہیں بن سکتا۔ مگر سلطنت کی آمد کے بہت سے ذرائع ایسے ہیں۔ کہ ان کی نسبت تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ اسطرح اس بارے میں بھی تخمینہ کافی ہے۔ مسلم لیگ کے ساتھ چونکہ مسلم کا لفظ ہے۔ اس کے ریزولیوشن اسلامی اصول کے خلاف نہیں ہونے چاہئیں +

شمال مشرقی سرحد ہند کی تحقیق حالات کا کام

وہ قطعہ ملک جس میں ۱۸۹۴ء کی تادیبی مہم کے بعد تا حال کوئی انگریز داخل نہیں ہوا۔ اب اس میں تحقیق حالات پیمائش کا کام اس موسم سرما میں شروع کیا جائیگا ایک چھوٹی سی تفتیشی جماعت اکاؤن کے علاقہ میں داخل ہوئی ہے۔ اور اسی سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی سعی کی جائے گی۔ اس طرح پر ملک کے چپے چپے کے حالات دریافت کرنا۔ انگریزی بلند ہمت کے آگے کچھ مشکل نہیں کبھی یہ وصف مسلمانوں میں بھی ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح ریاست سکم میسرز برن اینڈ کمپنی کو جنگلات سکم میں شہتیروں تانبے اور کوئلہ کی کانوں کی تلاش کے لئے معقول مراعات عطا کی ہیں +

قصابوں کے ایکا کا خاتمہ

کلکتہ کے قصابوں پر میونسپلٹی کمیٹی نے ہر ذبح ہونے والی گائے کے لئے جو جوان اور تندرست ہو دس روپے ٹکس لگانے کی تجویز کی تھی۔ چونکہ قصابوں کو یہ ٹکس ۹۰ فیصدی گائیوں پر دینا پڑتا تھا۔ اس لئے انہوں نے ہڑتال کردی۔ مگر نواب سراج الاسلام میونسپل کمشنر کے سمجھانے پر انہوں نے نئی سکیم کو آزمائش کا موقعہ دینا منظور کرلیا۔ اس ٹکس کے اجراء سے میونسپلٹی کا تو یہ منشا ہے۔ کہ دودھ دینے والی گائیں ذبح نہ ہوسکیں اور دوسری طرف یہ عذر بھی درست ہے۔ کہ پھر کمزور بیمار ناتوان گائیں ذبح ہوا کریں گی۔ خیر فی الحال تو کارپوریشن کی بات مانی گئی +

جدید اسسٹنٹ انجینیر

سیکرٹری آف سٹیٹ ہند ۱۹۱۴ء میں ہندوستان کے صیغہ جات تعمیرات وریلوے کے لئے ۳۰ اسسٹنٹ انجینیر ایک کمیٹی انتخاب کے مشورہ سے مامور کریں گے۔ امیدواروں کی درخواستیں انڈیا آفس کے مطبوعہ فارم پر یکم اپریل ۱۹۱۳ء تک طلب ہوئی ہیں۔ عمر ۲۱ و ۲۴ سال کے اندر اندر ہو۔ ہندوستان سے غیر قومیت کا سرٹیفکیٹ مطلوب ہے۔ امید ہے کہ نوجوان مسلمان اپنی قسمت آزمائی کریں گے۔ مگر انجینیری کی طرف ہمارے بھائیوں کی توجہ بہت کم ہے + +

یونان کے خلاف ترکی جوش

مغربی تھریس کا بلغاری گورنر مرا دیلے تو ہر دلعزیز ہے۔ لیکن یونان دسربی اپنے ملحقہ علاقہ جات میں ترکوں سے برا سلوک کرتے ہیں۔ بلکہ ان کو مار دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے اس بدسلوکی سے ترک مزارعین اپنی اپنی آراضی ومکانات چھوڑ کر قسطنطنیہ بھاگ آئے ہیں +

ادہر برلن ۸ر جنوری کا تار ہے۔ کہ اتفاق ثلاثہ نے انگلستان کی اس تحریک سے اتفاق کرلیا ہے۔ کہ جزائر جیوس اور مٹلین یونان کے پاس رہنے دئے جائیں سر ایڈورڈ گرے نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ جن جزائر پر یونان قابض ہے۔ وہ سب اس کے قبضہ میں رہیں گے۔ ماسوائے امبردس اور ٹینڈوس کے جو دردانیال کے دہانہ پر واقعہ ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ یونان ان ترکی جزائر پر بھی قابض ہے جو ایشیا کوچک کے ساحل کے قریب واقعہ ہیں۔ گویا ایشیائی مقبوضات کی بھی خیر نہیں۔ ان حالات میں قسطنطنیہ میں یونان کے خلاف جو جوش ہے۔ وہ بے معنی نہیں دیکھئے +

آل انڈیا شیعہ کانفرنس

اس کانفرنس نے اپنے گذشتہ اجلاس جونپور میں جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں ان میں یہ بھی ہے۔ کہ یوم عاشورہ۔ ولبست یکم رمضان ور وز اربعین کو تمام محکمہ جات سرکاری میں تعطیل ہوا کرے +

(۲) شیعہ سکول کی ابتدا کی جائے جسے تدریجاً ایک کالج کے درجہ تک پہنچایا جائے +

(۳) ٹکس بک کمیٹیوں میں شیعہ کانفرنس کی جانب سے نمائندے لئے جاویں۔ تاکہ شیعہ مذہب کے خلاف عام نصاب تعلیم نہ مقرر ہوسکے +

(۴) مذہبی نصاب تعلیم پر غور کرنے کے وقت شیعہ کانفرنس کے نمائندوں کی موجودگی ضروری تصور فرمائی جائے۔ کچھ شک نہیں۔ کہ اگر ان ریزولیوشنوں کی طرف توجہ ہو۔ تو پھر بہت سے فرقہائے اسلامی کو اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے نمائندے بھیجنے کا اختیار ملنا چاہئے +

لنڈن میں کلمہ پڑھنے والے

تازہ ولایتی ڈاک یہ خبر لائی ہے۔ کہ پرنسس صالحہ جس کا ایک چچا پرنس حسین کامل قاہرہ میں اس وقت ہے۔ اور جس خاندان کا ایک ممبر پرنس سعید حلیم موجودہ وزیراعظم ہے۔ وہ ایک روسی امیرزادہ

کے ساتھ نکل گئی تھی۔ روسی امیرزادہ نے اس کے ساتھ شادی کرلی چونکہ ایک عیسائی کی مسلمہ سے شادی ناجائز تھی۔ اس لئے انہیں مصر چھوڑنا پڑا۔ اب چھ سال بعد وہ امیرزادہ کلمہ پڑھتا ہے۔ ان تمام کلمہ گوؤں کی فہرست بھر مجموعی طور پر مع ان کے اسلامی ناموں کے دی جاتی ہے +

(۱) رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے۔ سیف الرحمٰن شیخ رحمت اللہ فاروق۔ ہیڈلے۔ (اس کے چار فرزند زینہ ہیں)

(۲) وائی کونٹ کگ دی پوانٹر۔ واہب الرحمٰن شیخ صلاح الدین احمد لوائر +

(۳) مسٹر جبرو کونٹ (روسی امیرزادہ) عطاء الرحمٰن شیخ جلال الدین محمد۔ جن کا نکاح اسلامی طریق پر پرنس صالحہ سے ہوگا

(۴) کپتان سٹینلے سگرٹ۔ شیخ عبدالرحمٰن سگرٹ

ایک انگلستان کے ڈیوک کی ہمشیرہ جن کا نام ابھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ اسلامی نام زینب۔ یہ نام انھوں نے خود تجویز کیا ہے

(۵) مسز کلفورڈ۔ اسلامی نام عائشہ۔ (دو لڑکے اور لڑکیاں ان کی ہیں)

(۶) مسز والیولیٹ ابراہیم۔ فاطمہ ابراہیم

(۷) مسز فی۔ امت الرحمٰن قمر النسار

(۸) مس للی رنیم۔ امۃ اللہ حلیمہ

اس معزز خاتون کے جو اعلےٰ طبقہ کی ہے۔ تین بچے ہیں۔ جن کو وہ اسلامی طریق پر تربیت و پرورش کریگی۔ یہ انہوں نے مجھے خود کہا ہے۔ ان کے علاوہ ایک گھوڑ ہیں۔ ان کے بھی تین بچے ہیں۔ وہ ابھی نہیں ملیں۔ لیکن خط آ گیا ہے۔ چار اور اشخاص بالکل قریب ہیں +

میکسیکو میں خانہ جنگی

لنڈن ۳ر جنوری کا تار ہے۔ کہ باغی چار روز کے بعد اوجیناگا سے نکل گئے۔ یہ سامان جنگ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فیڈرل سپاہ نے جو بلندی پر مورچہ زن ہے باغیوں کے حملے پسپا کر دئے۔ فیڈرل والوں نے عبرت کے لئے سات باغیوں کو دار پر لٹکا دیا۔ جنگ اوجیناگا کے دو ہزار معذورین جن میں نیم گرسنہ عورتیں اور بچے اور بعض فیڈرل سپاہی بھی داخل ہیں۔ دریا کو عبور کر کے امریکن علاقہ میں پناہ گزیں ہوئے ہیں +

آئرلینڈ میں درآمد اسلحہ کی ممانعت

اہل السٹر آئرلینڈ کو ہوم رول خود اختیاری ملنے سے ناخوش ہیں۔ اور اس کوشش میں ہیں۔ کہ اگر گورنمنٹ ہوم رول کا قانون نافذ کر دے۔ تو السٹر میں ایک عارضی حکومت قائم کر لی جائے۔ اور بنا بر شمشیر آئرلینڈ کی ماتحتی سے انکار کر دیا جائے۔ اس کے لئے اہل السٹر نے ایک ملکی فوج بھی بھرتی کر لی۔ جس کی تعداد کہتے ہیں ۸۰ ہزار ہے۔ بے انتہا سامان جنگ بھی منگوایا گیا ہے لہذا گورنمنٹ نے آئرلینڈ میں درآمد اسلحہ کی ممانعت کر دی مگر ممانعت ایسے الفاظ میں کی۔ کہ خود گورنمنٹ کو مشکلات پیش آرہی ہیں۔ حال میں کچھ سامان جنگ کارگ فرگس کی سپاہ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ضبط کر لیا۔ صیغہ جنگ نے حوالگی کی درخواست کی تو کہا گیا۔ حکم امتناع ہیں۔ آپ کا کوئی استثنا نہیں +

انجیل کا ترجمہ تمام زبانوں میں

ڈیلی مرر کا بیان ہے۔ کہ ایک گورہ سپاہی جو ۷ ہندوستانی زبانیں جانتا ہے۔ جس میں ایک جنگلیوں کی بولی ہے۔ جو کوئی ہندوستانی مشنری نہیں بول سکتا۔ سوبجز کرسچن ایسوسی ایشن کا نونس نے اسے بائبل کے ترجمہ پر مامور کیا ہے۔ عیسائیوں کی یہ ہمت قابل تعریف ہے اور اسلامیوں کے لئے تازیانہ عبرت۔ ہماری جماعت نے تو ابھی اپنی زبان میں بھی قرآن مجید کا مستند ترجمہ شایع نہیں کیا +

ایک سخت آتشزدگی

پچھلے نوٹ میں پانی سے ایک جہاز کی تباہی کا حال لکھ چکے ہیں۔ اب یہ خبر سن لیجئے۔ کہ ڈالاڈرگون) کی ایک چار کے دکان میں آگ لگجانے سے ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا +

ڈیڑھ ہزار آدمی خانمان برباد ہو گئے۔ اس قسم کے واقعات سے عبرت پکڑنے والے عبرت پکڑیں۔ اور اس عزیز و مقتدر ہستی سے صلح کریں۔ جس کے قبضہ میں آگ پانی اور ہوا ہے +

سید ادریسی کے مطالبات دولت عثمانیہ سے

حسب ذیل مطالبات ادریسی کے ایک سر برآوردہ وزیر کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں۔ جو وہ پیش کرنے والا ہے +

(۱) دولت علیہ کی سیادت کے ماتحت انہیں کامل آزادی دی جائے۔ (۲) جس علاقہ پر آپ اس وقت قابض ہیں اس کے ملکی انتظام میں دولت علیہ کسی قسم کا دخل نہ دے (۳) ہلال کی شکل کے علاوہ شاہی جھنڈے کی ایک طرف لا الٰہ الا اللہ۔ اور دوسری طرف محمد رسول اللہ لکھا جائے (۴) امن اور جنگ کے زمانہ میں ملک کی حفاظت کے لئے مقامی فوج مقرر کی جائے۔ (۵) سرحدی چنگیوں کا انتظام ادریسی حکومت کے ہاتھ میں رہنا چاہئے۔ اور دول کے ساتھ تجارتی معاہدے بھی وہی کیا کریں۔ (۶) تمام مقدمات شریعت کے مطابق فیصل ہؤا کریں۔ سرکاری زبان صرف عربی ہو۔ یعنی تعلیمی اور عدالتی کاروبار اور باب عالی کے ساتھ سرکاری خط و کتابت میں صرف عربی زبان سے کام لیا جائے۔ (۷) علاقہ عسیر کا ریلوے اور تار وغیرہ کی آمدنی کی مستحق حکومت ادریسی سمجھی جائے۔ اور اس آمدنی کے متعلق تمام اختیارات حکومت مذکور کو دئے جائیں +

ادریسی کی عمر اس وقت ۳۹ سال ہے۔ اس کے پاس سامان جنگ کافی ہے۔ ۳۰ سے زیادہ بڑی توپیں ہیں جن کے گولے ۱۵ کیلو میٹر تک پہنچتے ہیں۔ کل توپیں ۹۰ ہیں۔ اور دو لاکھ جدید ساخت کی بندوقیں۔ اور علاقہ عسیر پر اچھی طرح قابض ہے۔ اور ہر ایک عسیری قبیلہ پر اس کی طرف سے قاضی و امیر مقرر ہے +

ہندوؤں کا تجارتی فروغ

جب کوئی سرحدی ڈاکہ پڑتا ہے۔ یا سرحدی سرکش کسی آدمی کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اور وہ ہندو ہوتا ہے تو شور مچ جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے خلاف سرحدیوں کو کوئی خاص کد ہے۔ اور مذہب اسلام کو اس کا ذمہ وار ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کی پاک تعلیم میں کہیں بھی اس قسم کی ڈکیتیوں کی اجازت نہیں +

پھر دیکھنا یہ چاہئے۔ کہ علاقہ یاغستان میں ہندو تاجر رہتے ہیں۔ دوکاندار ہیں۔ ان کے تعلقات ان سرحدیوں کے ساتھ کیسے خوشگوار ہیں۔ وہ آپس میں لڑتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی قتل بھی ہو جاتا ہے۔ مگر ہندوؤں سے کبھی نہیں لڑیں گے۔ پھر ہندوؤں کی تجارتی اولوالعزمی بھی دیکھئے۔ کہ وہ کیسے خطرناک مقامات میں بستے ہیں +

اور تمام سرحدی غیر سرکاری علاقہ کے ہر گاؤں میں ایک نہ ایک ہندو بنیا یا سوداگر موجود ہے۔ پھر افغانستان بلوچستان بخارا چترال سوات۔ خراسان میں انہی کی تجارت کا سکہ ہے +

کاش مسلمان بھی تجارت اپنے ہاتھ میں لیں۔ تجارت کے ساتھ وہ تبلیغ کا کام بھی کریں۔ نہ صرف زبان سے۔ بلکہ اپنے عملی نمونہ سے۔ احمدیوں سے اس وقت چند مخلصوں کی ضرورت ہے۔ اٹھو اور ہمت کرو +

ایک جدید انجمن مسلمانان چین و جاپان کو متحد بنانے کی غرض سے قائم کی گئی ہے۔ اس انجمن کے ۱۵ لاکھ ممبر اسوقت تک بن چکے ہیں۔ جو مقام ٹانکن ہنگ ماؤ رشنگھائی میں ہیں۔ جاپان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۳ لاکھ نفوس تک ہے +

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ

اس عالم کی اشیاء۔ انکی ساخت وضع قطع اور ترتیب تنظیم صاف بتا رہی ہے۔ کہ کوئی ہستی ہے جو ان سب پر حکمران ہے۔ اور اسکی حکومت بغیر کسی عیب کے دنیا میں چل رہی ہے مانا گیا ہے کہ انسان خلاصہ موجودات ہے اور اشرف المخلوقات ہے مخلوقات میں سے کوئی چیز انسان کا لگا نہیں کھا سکتی سب اشیاء اس کی حکومت جوئے کے نیچے ہیں۔ اور اگر انسان کی خلقت میں غور و خوض کیا جائے تو بالکل اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ یہ خود بے بنیاد ہستی ہے خلق الانسان ضعیفاً۔ ایسا کمزور ہے کہ اگر ایک سانس نہ ملے تو جان ہلو ہو جاتی ہے۔ اور مشکلات کے وقت یہی انسان کسی اعلیٰ ہستی کا سہارا ڈہونڈتا ہے۔ واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعداً او قائماً اور جب انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو اس میں اضطراب پیدا ہوتا ہے اور کبھی کروٹ پر کبھی بیٹھے ہوئے اور کبھی کھڑے ہو کے اپنے رب کو پکارتا ہے۔ کیا ہی کسی نے خوب کہا ہے۔

جزی اللّٰہ الشدائد کل خیر ۔ عرفت بہا عدوی من صدیقی

شدائد و محن انسان کی جھوٹی شیخیوں اور لن ترانیوں کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں اور سلیم الفطرت انسان اپنی اصلیت کو سمجھ لیتا ہے جو نقص بیرونی اسباب کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ اور انسان کو اس کے حقیقی خالق سے جدا کر رہا تھا۔ مصائب سے وہ دور ہو جاتا ہے اور ان کے ذریعہ سے وہ سمجھ جاتا ہے۔ کہ اس کی کونسی حالت دشمن کا کام دیتی تھی۔ اور کونسی دوست کا۔ بہر حال انسان ضرور کسی نہ کسی اعلیٰ ہستی کے سہارے کا محتاج ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ایسی ہستی کے کیا صفات ہونے چاہئیں قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی انسان کو کسی سے بات کرنیکا موقعہ آپڑتا ہے تو وہ مخاطب کے فہم کے مطابق کلام کرتا ہے اسلئے اللّٰہ تعالیٰ کے صفات جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ وہ اس لہجہ اور زبان میں بیان فرمائے ہیں۔ جو عام فہم ہیں تا کہ کسی کو ان کے سمجھنے میں تکلیف نہ ہو اور ان صفات الٰہیہ کو صفات انسانیہ پر قیاس کرنا محض بیہودگی ہے بھلا کہاں خالق اور کہاں مخلوق۔ کہاں محتاج الیہ اور کہاں محتاج اسماء الٰہیہ کو صفات انسانی سے مشابہ سمجھ کر یہ قیاس کرنا کہ وہ بھی ایسا اور ایسا ہے۔ بہت ہی بیہودہ بات ہے۔ بے شک ہم ایک پانی کے قطرہ کو بھی پانی کہہ سکتے ہیں۔ اور بحر ہند کو بھی پانی کہتے ہیں۔ مگر ایک قطرے کی سمندر کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے۔ بے شک اللّٰہ بھی سمیع ہے۔ بصیر ہے۔ علیم ہے۔ خبیر ہے اور انسان بھی کسی حد تک سنتا ہے دیکھتا ہے۔ جانتا ہے خبر رکھتا ہے۔ مگر ان میں مشابہت کہاں ہو سکتی ہے۔ ہر فعل کی حیثیت فاعل کی حیثیت کے ساتھ پست و بالا ہو جایا کرتی ہے۔ اور قرآن مجید جو کہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حکم ہو کر دنیا میں آیا ہے اس نے اس بات کو بہت صاف کر دیا ہے اور فرما دیا ہے لیس کمثلہ شیءٌ وھو السمیع البصیر اس کی مانند کوئی چیز بھی نہیں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

اللّٰہ اس ہستی کو کہتے ہیں جو متجمع جمیع صفات کاملہ ہے اور تمام رذائل سے منزہ اور تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے اور تمام نقائص اور عیوب سے بالکل پاک ہے۔ کیونکہ قرآن مجید نے اس لفظ اللّٰہ کو اسماء اور صفات کاملہ کا موصوف گردانا ہے۔ اور تمام محاسن اس کی طرف منسوب کیے ہیں۔ اور تمام برائیوں سے اس کو پاک اور منزہ ٹھہرایا ہے سورۃ فاتحہ ہی میں دیکھ لو۔ الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک اللّٰہ کی صفات قرار دی ہیں۔ اور ضرور ہے کہ جو صفت میں معانی ودیعت کئے گئے ہوں۔ وہ اس کے موصوف میں بھی من کل الوجوہ پائے جائیں۔ اس سلئے جو جو کمالات الفاظ رب۔ رحمٰن رحیم مالک میں ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب لفظ اللّٰہ میں آجاویں گے۔ رب کہتے ہیں اس ہستی کو جو کہ ہر چیز کو اس کی ادنےٰ حالت سے آہستہ آہستہ اعلیٰ حالت تک پہنچا دے۔ رحمٰن بغیر کسی کوشش محنت دعا کے رحم کرنے والا۔ بلا مبادلہ فضل کرنیوالا۔ رحیم سچی محنت کو ضائع نہ کرنیوالا۔ اشیاء پر مالکانہ تصرف رکھنے والا۔ ان صفات کا موصوف اللّٰہ جلشانہٗ ہے اس نص سے صاف تشریح ہو رہی ہے کہ اللّٰہ جامع جمیع صفات کاملہ ہے اور اس کا عکس اس میں کوئی نقص عیب نہیں۔ یہ بھی قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہٗ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم اس آیت کریمہ کو آیت الکرسی کہا جاتا ہے اس آیۃ کریمہ نے کمالات کو جناب الٰہی میں ثابت کیا ہے۔ اور نقائص اور عیوب کو حضرت احدیت سے رد کیا ہے فرمایا۔ اللّٰہ ہی صرف عبادت اور فرمانبرداری کے لائق ہے وہ سدا زندہ ہے اور دوسری اشیاء اسی کے سہارے زندہ رہتی ہیں اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ یہ دونوں عیب اور نقص ہیں۔ کیونکہ تکان کے بعد انسان کو آرام کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے وہ نیند کا محتاج ہو جاتا ہے لیکن اللّٰہ تعالیٰ کو کوئی تکان اور ماندگی لاحق نہیں ہوتی۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور انکے درمیان کی اشیاء کو چھ وقتوں میں پیدا کیا۔ اور ہمیں بالکل تکان نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے کسکی مجال ہے کہ بدوں اسکی پروانگی اور اجازت کے کوئی اس کی جناب میں شفاعت کرے وہ انکے آگے پیچھے کا حال خوب جانتا ہے۔ اور انسان اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر جتنا وہ چاہے اس کا علم آسمانوں اور زمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں وہ بڑے علو والا اور بڑی عظمت والا ہے۔ اس آیت کریمہ نے کمالات کو ذکر کیا باقی کمالات اس کے ذیل میں آجاتے ہیں۔ اور نقائص کو نفی کر دیا ہے۔ کمالات میں یہ دکھلایا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ ہے۔ وہ تمام چیزوں کو تھامتا ہے اور اس کے مقابل موت کو رد کیا۔ جو کہ ایک بڑا نقص ہے۔ فرمایا موت تو در کنار اسے تو اونگھ اور نیند بھی نہیں آتی۔ اور دوسری جگہ صاف بتا دیا۔ وما اللّٰہ بغافل عما تعملون اللّٰہ اس سے غافل نہیں۔ جو تم کر رہے ہو۔ غفلت۔ موت۔ اونگھ۔ نیند سے اللّٰہ تعالیٰ پاک ہے۔ اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ کا اقتدار حکومت اور ملکیت ظاہر فرمائی۔ کہ زمین و آسمان کی تمام اشیاء اسی کی ہیں۔ اور اپنے کامل تصرف کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ بغیر اس کی اجازت کے کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔ سفارش کنندہ کے رعب یا لحاظ کے نیچے آنا بے شک ایک بڑا بھاری عیب ہے۔ جس سے اللّٰہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پاک ہے۔ پھر اس کے بعد اپنے کامل علم کا ذکر فرمایا۔ اور انسانوں کے علم کی حقیقت ہتک کارا کی۔ کہ انکا علم عارضی ہے حقیقی نہیں اور جناب الٰہی کا علم حقیقی ہے۔

دیکھو اس آیت کریمہ میں کیسے لطیف پیرایہ میں اللّٰہ تعالیٰ نے ایک معبود کی عبادت کرنے کے دلائل بیان فرما دئے ہیں۔ ضرور ہے کہ انسان جس شئے کو پوجے اور اس کی عبادت کرے۔ تو عبادت کیلئے دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک امید اور ایک بیم۔ ہم کسی سے تب ہی امید رکھ سکتے ہیں اور ڈر سکتے ہیں جب ہم اس کے متعلق یہ یقین کر لیں۔ کہ وہ ہمارے حال کو جانتا ہے۔ اور اسے کامل قدرت اور اقتدار حاصل ہے۔ ہمارے اس حال کے بدلنے میں معبود کے لئے ضروری ہے کہ اس میں کامل علم اور کامل تصرف ہو جس سے عابد کے دل میں خوف و رجا پیدا ہو سکے۔ الایمان بین الخوف والرجا۔ پس جس معبود میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔ وہ عبادت کے لائق ہرگز نہیں کیونکہ وہ نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ضرر پہنچا سکتا ہے کون اپنے آپکو کسی کے سامنے ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ مگر جہاں وہ خوب سمجھ جاتا ہے کہ اگر اس ہستی کی فرمانبرداری میں نہیں کرونگا تو مجھے ضرر پہنچیگا۔ پھر ضرور اس کے آگے اسے سر جھکانا پڑتا ہے پس اللّٰہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں اپنے کامل علم اور کامل تصرف کو ثابت کیا ہی اور یہ ثابت کیا ہے۔ کہ یہ بات انسانوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی نہ انکا علم کامل ہے اور نہ انکو کامل اقتدار حاصل ہے لا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء میں انسانوں کے علم کی حقیقت بیان فرمائی اور الا باذنہ سے انکے اقتدار اور تصرف کو خاک میں ملا دیا۔ جب انسانوں میں یہ بات نہیں تو انکے خادموں میں کیسے ہو سکتی ہے غیر اللّٰہ ابغیکم الٰھاً وھو فضلکم علی العالمین کیا میں اللّٰہ کے سوا تمہارے لئے اور معبود تلاش کروں حالانکہ اسنے تمکو سب سے افضل بنایا۔ اسلئے فرمایا۔ کہ نہ انسانوں میں کامل علم اور کامل تصرف ہے اور نہ اسکے نیچے کی مخلوقات کو یہ بات حاصل ہے اسلئے عبادت کے لائق صرف اللّٰہ ہے جو کہ کامل تصرف اور کامل علم سے متصف ہے یہ وجہ ہے اللّٰہ لا الٰہ الا [illegible]

تصدیق المسیح

کیا مسیح موعود ناکام گئے

حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق کچھ لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے دنیا میں کیا کیا۔ اور اپنے دشمنوں پر آپکو کیا کیا کامیابی ہوئی جس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکے کہ آپ سچے تھے ہم تو دیکھتے ہیں کہ آجتک جماعت احمدیہ کمزور و ناتوان ہے۔ اور چار لاکھ اس کی تعداد مان بھی لیجائے۔ تو بھی کروڑوں غیر احمدیوں کے مقابلہ میں ان کی کیا ہستی ہے۔

اس کا جواب دینے سے پہلے میں ناظرین اخبار کو اسطرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس امر پر غور کرنے سے پہلے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو کیا کامیابی ہوئی یہ دیکھنا ضروری ہے کہ باقی انبیاء کی زندگیاں بھی دیکھی جائیں۔ کہ وہ اپنے دعووں کے بعد کیا کامیابیاں حاصل کر کے اس دنیا سے گذر گئے کیا سب دنیا نے انکو مان لیا۔ یا اکثر حصہ آبادی نے انہیں قبول کر لیا۔ یا ایک قلیل تعداد نے انہیں قبول کیا۔ اور باوجود اس کے انہیں کامیاب سمجھا گیا حضرت نوح کی نسبت تمام مفسر لکھتے ہیں کہ انہیں ایک قلیل تعداد نے مانا آپ ایک اولوالعزم نبی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جس رنگ میں آپکا ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی شان نہایت ہی ارفع تھی حتیٰ کہ آپ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وان من شیعتہ لابراہیم۔ ابراہیم بھی اس کے گروہ میں سے تھے یعنی انہی کی جماعت میں سے تھے۔ پس حضرت ابراہیم جیسا نبی جس کی امت میں تھا۔ اس کی شان کیا اعلیٰ اور ارفع ہوگی۔ مگر پھر بھی آپکی تبلیغ کا کیا اثر ہوا۔ وہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔ جو خود آپکے منہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ قال رب انی دعوت قومی لیلا و نہارا فلم یزدھم دعائی الا فرارا وانی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی آذانھم واستغشوا ثیابھم واصروا واستکبروا استکبارا ثم انی دعوتھم جھارا۔ ثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا .... قال نوح رب انھم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا۔ حضرت نوح نے دعا کی۔ کہ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو دن اور رات تبلیغ کی مگر میری تبلیغ نے ان پر کوئی اثر نہ کیا۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ دور بھاگنے لگے۔ اور جب کبھی میں نے انہیں بلایا۔ تاکہ وہ تیری مغفرت کے مستحق ہو جائیں۔ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیں۔ اور کپڑے ڈھانک لئے۔ اور اپنی بدیوں پر اصرار کیا اور بہت تکبر کیا۔ پھر میں نے عام لیکچروں میں انہیں تبلیغ کی پھر میں نے ان کے سمجھانے کے لئے ظاہر اور خفیہ تیرا کلام انہیں پہنچانا شروع کیا۔ پس میں نے انہیں کہا کہ اپنے گناہوں سے اپنے رب کے حضور میں دعائے بخشش کرو۔ تو وہ بخشنے والا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اور نوح نے اپنے رب سے کہا۔ کہ اے میرے رب میری ان باتوں کو انھوں نے نہ مانا۔ اور ایسے شخص کی اتباع کی۔ جس کے مال اور اولاد نے اسے بجائے فائدہ کے گھاٹے میں ڈالدیا ہے۔ یہ جواب تھا۔ جو حضرت نوح کو انکی قوم نے دیا۔ اور یہ کامیابی تھی۔ جو انہیں حاصل ہوئی بعض لوگ تو لکھتے ہیں۔ کہ صرف اسّی آدمی حضرت نوح پر ایمان لائے۔ پس اگر اسّی آدمی کے ایمان لانے سے حضرت نوح کامیاب سمجھے جاتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعودؑ پر تو چار لاکھ سے زیادہ آدمی ایمان لائے ہیں۔ کیوں انہیں کامیاب کہا جاوے۔

حضرت نوح کے علاوہ حضرت ابراہیم سے بھی ان کی قوم نے یہی سلوک کیا اور بہت کم لوگوں نے انہیں مانا۔ حتیٰ کہ اپنے ملک سے انہیں ہجرت کرنی پڑی پھر کیا اس سے کوئی شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ آپ نعوذ باللہ ناکام گئے۔ اور اس مدعا کو پورا نہ کرسکے۔ جس کے لئے آپ کی بعثت ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ کا بھی یہی حال ہوا۔ دو قوموں کی طرف آپکی بعثت ہوئی تھی۔ ایک بنی اسرائیل اور ایک اتباع فرعون ان میں سے ایک گروہ تو سب کا سب منکر ہوگیا۔ دوسرے نے جیسا آپ کو مانا۔ وہ قرآن شریف سے ثابت ہے ہر بات میں آپ کو دکھ دیا۔ آپ طور پر گئے۔ تو پیچھے بغاوت کردی۔ کسی قوم کے بت دیکھے تو بت پرستی کی طرف مائل ہوگئے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو برملا کہدیا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کو تو دکھلاؤ۔ تو تمہاری بات ہم ہرگز نہیں مانتے۔ پھر جب شام میں داخل ہونیکا حکم ہوا۔ تو باوجود اس کے کہ مصر سے اسی ارادہ سے نکلکر آئے تھے۔ بنی اسرائیل نے صاف کہدیا۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون موسیٰ آپ اور آپکا رب دونوں جاکر دشمنوں کا مقابلہ کریں۔ اور ان سے لڑیں۔ ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔ ایک قدم آگے نہ بڑھائیں گے۔ پھر کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ نعوذ باللہ ناکام رہے۔ اور اسی ناکامی کی حالت میں دنیا سے اٹھ گئے۔ کیونکہ آپکی قوم نے تو مانکر بھی آپ سے یہ سلوک کیا۔ کہ کہدیا۔ کہ دشمن سے آپ اور آپکا خدا جنگ کرتے پھریں۔ ہمیں کچھ کام نہیں۔ اور اس قول کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ سے وعدہ تھا کہ ملک شام آپ کی قوم کو ملے گا۔ وہ چالیس سال تک ان پر حرام کردیا گیا۔ اور جبتک انکار کرنے والے ہلاک و تباہ نہ ہوگئے اور نئی نسلیں جوان نہ ہوگئیں۔ اسوقت تک فتح شام نصیب نہ ہوئی اور یہ واقعہ بھی حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد ہوا۔

حضرت داؤد کا حال بھی قرآن شریف میں بیان ہے۔ ان سے انکے دشمنوں نے کیا سلوک کیا۔ اور باوجود بادشاہ ہونے کے وہ ایسے تنگ ہوئے کہ آخر ان پر لعنت کی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم بنی اسرائیل میں سے کفار پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ دونوں نے لعنت کی ہے۔ مگر کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت داؤد ناکام گئے۔

حضرت مسیح جن کے مثیل ہونیکا حضرت صاحب کو دعویٰ ہے جو کچھ کامیابی حاصل کر گئے ہیں وہ ظاہر ہے۔ مسیحی تو کہتے ہیں۔ کہ یہودیوں نے پکڑ کر آپکو پھانسی پر لٹکا دیا (نعوذ باللہ من ذالک) اور آپ صلیب پر فوت ہوئے یہودی بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہاں ہم نے ایسا ہی کیا۔ مسیحی کتب کے بیان کے مطابق بعض حواریوں نے حضرت مسیح سے بیزاری کا اظہار بھی کیا۔ اور ایک نے تو چند روپوں کے بدلے انہیں پکڑوا دیا۔ خود ہمارے مخالف غیر احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بہت تھوڑے لوگوں کے ایمان لانے پر آپ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اور آپ کی بعثت اولیٰ تو آسمان پر اٹھائے جانے کیساتھ ہی ختم ہوچکی ہے۔ اب اگر دوبارہ نزول مان بھی لیا جائے تو یہ دوسری بعثت ہوگی۔ مگر باوجود اس کے کہ آپکی پہلی بعثت کا یہ نتیجہ نکلا آپکو کوئی ناکامیاب نہیں کہتا۔

ہمارے ہادی برحق خاتم الانبیاء کل دنیا کی طرف مبعوث ہوکر آئے اور کسی ایک قوم سے آپکا تعلق نہ تھا۔ مگر پھر کیا سب دنیا کو آپ اپنا کلام سنا گئے اور کیا ہند و چین نے بھی آپکو مان لیا۔ سب انبیاء سے زیادہ آپ کامیاب ہوئے مگر باوجود اس کے اس تعداد آبادی کے مقابلہ میں جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے (یعنی سب دنیا) بہت کم لوگوں نے آپکو مانا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں صرف عرب میں آپکا نور پھیلا۔ مگر کیا کوئی مسلمان ہے جو نعوذ باللہ آپکو ناکام کہتا ہو۔ اور کیا ایسا کہہ کر پھر کوئی مسلمان مسلمان رہ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ بھی خدا تعالیٰ کے ایک مامور تھے اور انکی کامیابی کو دیکھنے کیلئے پہلے انبیاء کی کامیابی سے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ کہ آیا نسبتاً اس میں کوئی فرق نظر آتا ہے۔ اگر اسیطرح اللہ تعالیٰ نے آپکو بھی کامیابی دی اور آپ اپنی زندگی میں اس پیغام کو اچھی طرح پہنچا گئے جسکے پہنچانے کیلئے آپ آئے تھے۔ تو یہ کہنا بالکل غلط ہوگا کہ آپ ناکام گئے آپ کامیاب گئے اور جسطرح اور مامورین اور مرسلین کامیاب ہوگئے انہیں کے منہاج پر آپکو کامیابی نصیب ہوئی۔

احادیث سے تو یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بعض انبیاء ایسے ہونگے کہ جنکے جھنڈے کے نیچے قیامت کے دن ایک دو ہی آدمی ہونگے تو کیا اس بات سے انکی نبوت میں شک وارد ہوگا۔ یہ شبہ پیدا کرنا ہی غلط ہے کہ کیوں سارا ہند یا ساری دنیا نے انہیں نہیں مانا یہ کہ اگر وہ مسیح تھے۔ تو کیوں سب ہندو انپر ایمان نہ لائے پہلے نبیوں کے حالات کو دیکھو انپر غور کرو اور سمجھو کہ لوگوں کا منوانا نبیوں کا کام نہیں بلکہ انکا کام تبلیغ ہے جسطرح پہلے نبیوں کو ساری قوموں نے نہیں مانا۔ بلکہ بہت نبیوں سے آپکے ماننے والے زیادہ ہیں پس آپکو کوئی شخص ناکام نہیں کہہ سکتا۔ آپ کامیاب تھے۔ اور جو پیغام لائے تھے۔ اُسے کھول کھول کر پہنچا گئے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ اگلے پرچہ میں ہم اس مسئلہ کا ایک اور پہلو سے جواب دیں گے)

امر بالمعروف

"بدظنی"

ہر چیز اپنی جگہ پر اچھی ہوتی ہے۔ کیسی ہی اعلیٰ چیز ہو اسے اپنی جگہ سے ہٹا کر کہیں اور رکھدو۔ بدصورت اور بے زیب ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احتیاط اور حزم کی پاک صفات بھی عطا فرمائی ہیں۔ مگر جب انسان انہیں چھوڑ دے۔ یا ان کا استعمال بے محل کرے تو یہی خصائل حمیدہ نہایت مکروہ اور ناپسندیدہ نظر آتے ہیں۔ جب انسان حد سے زیادہ حزم و احتیاط کرتا ہے تو اس سے بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ بدظنی کی اصل جڑ یہی ہے کہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کام کر رہا ہے۔ تو ضرور اس میں کوئی بات ہے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ وہ اپنے خیالی گھوڑوں کو میدان تفکر میں دوڑانا شروع کرتا ہے اور کوئی نہ کوئی وجہ ایسی نکال لیتا ہے جس سے اپنے حریف کے فعل میں کوئی نقص پیدا کر سکے۔ اور اس خیالی وجہ پر اپنے خیالات کی بنیاد رکھ کر ایک عظیم الشان عمارت تیار کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخر میں نہایت خطرناک نکلتا ہے۔ اور بہت سی جنگوں کی وجہ اور لڑائیوں کا باعث بدظنی ہوتی ہے۔ جس شخص کی نسبت بدظنی ہو جائے۔ پھر اس کے ہر ایک فعل کو خواہ کیسا ہی پاک اور نیک کیوں نہ ہو انسان اپنے مطلب کے مطابق ایسا رنگ چڑھاتا ہے۔ کہ وہ نہایت مکروہ اور گھنونا نظر آنے لگتا ہے۔ اور چونکہ بدظنی سے محبت کا درخت قطع ہوتا ہے اور فساد کا بیج بویا جاتا ہے۔ اس لئے کل شرائع اور تعلیمیں اس سے روکتی ہیں۔ مگر قرآن کریم نے تو بڑے زور سے اس سے روکا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اے ایماندارو بہت سے ظنوں سے بچا کرو کیونکہ بعض ظن گناہ کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

اس آیۃ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو باتوں کی طرف متوجہ فرمایا ہے ایک تو حکم دیا ہے کہ بدظنی نہ کرو۔ کیونکہ بدظنی گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے پس جو شخص کہ حلاوت ایمان چکھ چکا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری ہی میں کامیابی ہے۔ اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں ہلاکت ہے۔ پس تم بدظنی چھوڑ دو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ تم بدظنی ترک کر دو۔ اپنی گری ہوئی خواہشوں کے مقابلہ میں اس قادر مطلق خدا کی بات کو قبول کر لو۔ پھر بدظنی کے ترک کرنے میں صرف حکم کی پابندی ہی نہیں بلکہ اپنا فائدہ بھی ہے کیونکہ بدظنی قوموں کی تباہی کا باعث ہے۔ بدظنی خاندانوں میں فتنہ ڈلوا دینے کا باعث ہے۔ بدظنی ہی دو پیارے دوستوں کو خونی دشمن بنا دیتی ہے۔ پس جہاں بدظنی آئی۔ وہاں سکھ کہاں مل سکتا ہے۔ بدظنی بڑھتے بڑھتے جنون کا رنگ بھی اختیار کر لیتی ہے۔ جب انسان بدظنی میں حد سے زیادہ مبتلا ہو جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض دفعہ جنون ہو جاتا ہے۔ بہت سے ایسے مجنون ہیں کہ ان کے جنون کا اصل باعث بدظنی ہی ہوا ہے۔ کیونکہ جب بدظنی کی شوق بڑھتی گئی۔ تو انہیں ہر انسان سے خوف پیدا ہونا شروع ہوا۔ اور اپنے پیارے سے پیارے دوستوں کو بھی انھوں نے دشمن سمجھنا شروع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بیوی بھی دشمن قرار دیگئی بیٹے بھی مخالف سمجھ لئے گئے۔ بھائی بھی بیری تصور کئے گئے۔ اور شدت خوف کی وجہ سے آخر دماغ پھر گیا۔ اور پاگل ہو گئے پس جو لوگ بدظنی میں زیادہ سے زیادہ مبتلا ہوتے جاتے ہیں۔ انہیں جنون کا بھی خوف ہوتا ہے۔ کہ رفتہ رفتہ مجنون ہی نہ ہو جائیں اسی طرح بدظنی انسان کو ذلیل بھی کرواتی ہے۔ جو لوگ بدظنی کی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ذرا سے واقعہ کو دیکھکر ایک نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ نتیجہ غلط نکلتا ہے۔ تو لوگوں کے سامنے ذلیل ہونا پڑتا ہے۔ اور جلد بازی کی وجہ سے شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کوئی انسان نہایت نیک نیتی اور خیر خواہی سے دوسرے کے لئے کوئی کام کرتا ہے۔ اور وہ آگے اسے بدظنی سے اپنے خلاف سمجھ لیتا ہے اور جب واقعات کھلتے ہیں۔ تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ سب جوش و خروش بدظنی کا نتیجہ تھا۔ پس بدظنی گہرے دوستوں کو اور خیر خواہوں کو دشمن کر کے دکھا دیتی ہے سو صوفیاء جو نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ خیالات کا گروہ ہے اور جن کا فلسفہ الٰہیہ میں علو انکو بہت سے ایسے مقامات پر پہنچا دیتا ہے جن تک ہر ایک انسان نہیں پہنچ سکتا۔ انھوں نے وہم کو عزرائیل سے تشبیہ دی ہے۔ کہ جس طرح عزرائیل تمام حیوانات پر غالب ہے۔ اور جس طرح تمام مخلوقات خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اس سے بچ نہیں سکتی۔ اور خواہ انبیاء و اولیاء ہوں خواہ شریر و بدکار ہوں۔ دونوں قسم کے گروہوں کو کہ ایک پاک اور خدا کا پیارا ہے اور دوسرا ناپاک اور مغضوب علیہ ہے اس کے فتوائے موت کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ اور کوئی انسان و حیوان موت سے محفوظ نہیں اسی طرح قوت وہم بھی تمام دیگر قوتوں پر غالب اور قاہر ہے اور کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ عقل۔ فکر۔ غضب۔ شہوت۔ محبت۔ عداوت۔ فہم۔ علم اور حیا سب طاقتیں اس طاقت کے ماتحت ہیں اور یہ جس طرف ان کا رخ پھیر دے۔ انکو پھرنا پڑتا ہے۔ پس اس کی حفاظت اور اسے غلط کاریوں سے بچانا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر اسے کھلا چھوڑ دیا گیا۔ اور اپنی حدود سے باہر نکلنے دیا گیا۔ تو پھر یہ قابو میں نہیں آ سکتی۔ بلکہ دیگر صفات حمیدہ کو بھی اپنی حد سے باہر نکالدیتی ہے۔ اور اس وقت اس کا نام بدظنی ہو جاتا ہے۔

غرض کہ ایک تو آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ کہ بدظنی سے بچو۔ کیونکہ یہ گناہ ہے۔ اور دوسرا یہ امر بیان فرمایا ہے۔ کہ بدظنی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اجتنبوا کثیرا من الظن بہت سے گمانوں سے پرہیز کیا کرو۔ یعنے بدظنی کے پیدا ہونے کا باعث خیالات ہیں جب ہر امر کے معلوم کرنے بواعث کے تلاش کرنے کی طرف توجہ ہو گی۔ تو دور از قیاس توہمات میں پڑ جائے گا۔ اور قوت واہمہ کی لگام ہاتھوں سے چھوٹ جائے گی۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ کیا سخت گھوڑا ہو۔ جب تک وہ آہستہ آہستہ چل رہا ہو۔ تو ایک ناواقف بھی اسے سنبھال سکتا ہے۔ مگر اسے ذرا دوڑنے دو۔ پھر ایک ہوشیار چابک سوار سے بھی مشکل سے رکتا ہے۔ اسی طرح قوت وہم جب تک اپنی حد میں کام کرتی رہتی ہے۔ کمزور انسان بھی اس پر قابو رکھ سکتا ہے ذرا اس کو دوڑاؤ اور خیالات میں پڑ جاؤ۔ پس پھر یہ ایسی تیز ہو جائے گی۔ کہ اس کا سنبھالنا ہر ایک کا کام نہ ہوگا۔ پس کثرت ظنوں سے بچو۔ تاکہ بدظنی میں مبتلا نہ ہو۔

ہاں اس کے ساتھ ہی شریعت اسلام یہ بات بھی جائز قرار نہیں دیتی۔ کہ انسان حزم و احتیاط چھوڑ دے۔ اپنے دشمن کے مقابل میں ہوشیار اور چوکس رہنا بھی حکم شریعت ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہایت چوکس رہتے تھے۔ اور دشمن کی چھوٹی سے چھوٹی حرکت کو تاڑتے رہتے تھے۔ اور ان کی شرارت کو دیکھ کر فوراً مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے پس بدظنی چھوڑنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ تم واقعات کی موجودگی میں بھی آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہو۔ بلکہ مطلب ہے۔ کہ تمہارے معاملات ظنوں پر نہ ہوں۔ بلکہ واقعات اور یقین پر ہوں۔ جب کسی کی عداوت ظاہر ہو جائے تو اس کی حرکات کا خیال رکھنا کوئی گناہ نہیں۔ مگر خیالات کو اپنی حد کے اندر حرکت کرنے دینا چاہیئے۔

درخواست دعا !!

[illegible]

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت نفس - سادگی

سادگی ایک نعمت ہے

اس زمانہ میں لوگ علی العموم تکلف کی عادت میں بہت مبتلا ہیں اور اس زمانہ کی خصوصیت نہیں جو قوم ترقی کر چکی ہے اس میں تکلف اپنا دخل کر لیتا ہے دولت اور مال اور عزت کے ساتھ ساتھ تکلف بھی ضرور آموجود ہوتا ہے اور بڑے آدمیوں کو کچھ نہ کچھ تکلف سے کام لینا پڑتا ہے لیکن جو مزا سادگی کی زندگی میں ہے وہ تکلف میں نہیں اور گو تکلف ظاہر میں خوشنما معلوم ہو۔ مگر اندر سے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے ذوق نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ کہ

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے

تکلف کیوجہ سے لاکھوں گھرانے برباد ہو جاتے ہیں۔ اور تصنع اور بناوٹ ہزاروں کی بربادی کا باعث ہو چکے ہیں مگر چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ تکلف کے سوا ہماری عزت نہیں ہوتی برابر اس مرض میں مبتلا چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ علاج نہیں کرتے۔ بادشاہ اور امراء یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تکلف اور بناوٹ سے ہم اپنی خاص شان نہ بنائے رکھیں گے تو ماتحتوں میں بھی ہماری عزت نہ ہوگی اور اپنے ہم چشموں میں ذلیل ہونگے۔ اس لیے بہت سے مواقع پر سادگی کو برطرف رکھ کر بناوٹ سے کام لیتے ہیں۔ اور ہزاروں موقعوں پر اپنے مافی الضمیر کو بھی بیان نہیں کر سکتے میں ایک مجلس میں شامل ہوا۔ جہاں بہت سے بڑے بڑے لوگ جمع تھے۔ جو اسوقت ہندوستان میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور بعض ان میں سے لیڈران قوم کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ہندو تھے۔ کچھ مسلمان جب سب لوگ جمع ہو گئے تو ایک بیرسٹر صاحب نے کہا کہ ایک مدت ہو گئی کہ تکلف کے ہاتھوں میں تکلیف اٹھا رہا ہوں۔ ہر وقت بناوٹ سے اپنے آپکو سنجیدہ بنائے رکھنا پڑتا ہے اور بہت سی باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مگر تکلف مانع ہوتا ہے کیونکہ وہ شان قائم نہیں رہتی مگر اب میں بالکل تنگ آگیا ہوں اس زندگی کا فائدہ کیا ایک دوسرے صاحب بولے کہ بیشک میرا بھی یہی حال ہے اور میں تو اب اس زندگی کو جہنم کا نمونہ پاتا ہوں۔ پھر تو سب نے یہی اقرار کیا۔ اور تجویز ہوئی۔ کہ آج کی مجلس میں تکلف چھوڑ دیا جائے۔ اور بے تکلفی سے آپس میں بات چیت کریں اور بناوٹ نزدیک نہ آئے مگر خدا تعالےٰ انسان کو اس سادگی سے بچائے جو اسوقت ظاہر ہوئی۔ اسے دیکھکر معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ آج دنیا کی کیا حالت ہے۔ کیونکہ جس قوم کے لیڈر یہ نمونہ دکھا رہے تھے اس کے عوام نے کیا کچھ رکھی ہوگی۔ کلام ایسا فحش کہ شریف آدمی سن نہ سکے۔ مذاق ایسا گندہ کہ سلیم الفطرت انسان برداشت نہ کر سکے۔ باتوں سے گذر کر ہاتھوں پر آگئے۔ اور ایک دوسرے کے سر پر چپتیں بھی رسید ہونی شروع ہو گئیں پھر کچھ میوہ کھا رہے تھے۔ اس کی گٹھلیوں کی وہ بوچھاڑ شروع ہوئی کہ الامان۔ میں نے تو سمجھا۔ کہ اس گولہ باری میں میری خیر نہیں۔ ایک گوشہ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ اور جب یہ سادگی ختم ہوئی۔ تو میری جان میں جان آئی۔ کہ آنکھ ناک سلامت رہے ☩

جو نمونہ سادگی اس مجلس کے ممبران نے دکھایا۔ جو ہندو مسلمان دونوں قوموں میں سے تھے۔ اس سے تو ان کے تکلف کو میں لوگوں کیلئے ہزار درجہ بہتر سمجھتا ہوں۔ مگر اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ تکلف خود ان لوگوں کے لئے وبال جان ہو رہا تھا۔ اور ہے۔ گو وہ خوش نظر آتے ہیں مگر درحقیقت اپنی جھوٹی عظمت اور عزت قائم کرنیکے لئے لوگوں کے سامنے ایسے سنجیدہ بنے رہتے ہیں۔ اور ایسے بنے ٹھنے رہتے ہیں کہ اپنے حقیقی جذبات کو چھپانے اور اپنے جسم کو حد سے زیادہ مشقت میں ڈالنے کیوجہ سے ان کے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ اور زندگی ان کیلئے تلخ ہو گئی ہے ☩

امراء کے مقابلہ میں دوسرا گروہ علماء اور صوفیاء کا ہے جو دین کے عماد اور ستون سمجھے جاتے ہیں یہ بھی تکلفات میں مبتلا ہیں۔ اور انھیں بھی اپنی عزت کے قائم رکھنے کے لئے تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔ اپنی چال میں اپنی گفتگو میں اپنے اٹھنے بیٹھنے میں اپنے پہننے میں اپنے کھانے میں ہر بات میں تکلفات سے کام لیتے ہیں۔ اور انہیں یقین ہے۔ کہ اسی سے ہمارا تقدس ثابت ہوتا۔ یہ مذہبی لیڈر خواہ کسی مذہب کے ہوں اس مرض میں مبتلا ہیں۔ مسلمان صوفیاء کو ہی کوئی جا کر دیکھے کسطرح مراقبہ کی حالت میں اپنے مریدوں کے سامنے بیٹھتے ہیں مگر بہت ہوتے ہیں جن کے دل اندر سے اور ہی خواہشات رکھتے ہیں۔ اور ان کی زندگیاں اپنے بھائیوں یعنی امراء سے زیادہ سکھ والی نہیں ہوتیں بلکہ شائد کچھ زیادہ ہی تلخ ہوں۔ کیونکہ وہ اپنے جذبات کے پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتے ہیں۔ مگر علماء اور صوفیاء اس سے بھی محروم ہیں ☩

میری اس بیان سے یہ غرض ہے کہ دنیا میں تکلف کا بہت دور دورہ ہے اور دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے عظماء اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اور نہ آج مبتلا ہوئے ہیں بلکہ دنیا میں یہ نقشہ ہمیشہ سے قائم ہے۔ اور سوائے ان لوگوں کے جنکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت ہو۔ اور بہت کم لوگ اس بناوٹ سے بچ سکتے ہیں ☩

ہمارا ہادی اور رہنما آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین ہو کر آئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپکو کل دنیا کیلئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے اس لئے آپنے ہمارے لئے جو نمونہ قائم کیا۔ وہی سب سے درست اور اعلےٰ ہے اور اس قابل ہے کہ ہم اسکی نقل کریں آپنے اپنے طریق عمل سے ہمیں بتایا ہے کہ جذبات نفس جو پاک اور نیک ہیں۔ انکو دبانا تو کسیطرح جائز ہی نہیں۔ بلکہ انکو تو ابھارنا چاہئے۔ اور جو جذبات ایسے ہوں۔ کہ ان سے گناہوں اور بدیوں کی طرف توجہ ہوتی ہو۔ انکا چھپانا نہیں بلکہ ان کا مارنا ضروری ہے پس اگر تکلف سے بعض ایسی باتیں نہیں کرتے جنکا کرنا ہمارے دین اور دنیا کیلئے مفید تھا۔ تو ہم غلط کار ہیں۔ اور اگر وہ باتیں جنکا کرنا دین اسلام کے رو سے ہمارے لئے جائز ہے صرف تکلف اور بناوٹ سے نہیں کرتے۔ ورنہ دراصل ان کے شائق ہیں۔ تو یہ نفاق ہے اور اگر لوگوں کی نظروں میں عزت و عظمت حاصل کرنے کیلئے اپنے آپکو خاموش اور سنجیدہ بناتے ہیں تو یہ شرک ہے۔ آنحضرتؐ کی زندگی میں ایسا ایک بھی نمونہ نہیں پایا جاتا۔ جس سے معلوم ہو کہ آپنے ان تینوں اغراض میں سے کسی کے لئے تکلف یا بناوٹ سے کام لیا بلکہ آپکی زندگی نہایت سادہ اور صاف معلوم ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی عزت کو لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں سمجھتے تھے بلکہ عزت و ذلت کا مالک خدا کو ہی سمجھتے تھے ☩

جو لوگ دین کے پیشوا ہوتے ہیں انہیں یہ بہت خیال ہوتا ہے کہ ہماری عبادتیں اور ذکر دوسرے لوگوں سے زیادہ ہو۔ اور خاص طور پر تصنع سے کام لیتے ہیں۔ تا لوگ نہایت نیک سمجھیں اگر مسلمان ہیں تو وضو میں خاص اہتمام کریں گے اور بہت دیر تک وضو کے اعضاء کو دھوتے رہیں گے بعد وضو کے قطروں سے پرہیز کریں گے سجدہ اور رکوع لمبے لمبے کریں گے۔ اپنی شکل سے خاص حالت خشوع و خضوع ظاہر کریں گے۔ اور خوب وظائف پڑھیں گے مگر آنحضرتؐ باوجود اس کے کہ سب سے اتقا اور اورع تھے۔ اور آپکے برابر خشیۃ اللہ کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر باوجود اس کے آپ ان سب باتوں میں سادہ تھے اور آپکی زندگی بالکل ان تکلفات سے پاک تھی ☩

ابی قتادہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ انی لاقوم فی الصلاۃ ارید ان اطول فیھا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی کراھیۃ ان اشق علی امہ یعنی میں بعض دفعہ نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ اور ارادہ کرتا ہوں۔ کہ نماز کو لمبا کر دوں۔ مگر کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو اپنی نماز کو اس خوف سے کہ کہیں بچہ کی ماں کو مشقت میں نہ ڈالوں نماز مختصر کر دیتا ہوں کس سادگی سے آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ ہم آواز بچہ کی سنکر نمازیں جلدی کر دیتے ہیں۔ آجکل کے صوفیاء تو ایسے قول کو شائد اپنی ہتک سمجھیں کیونکہ وہ تو ایسی باتوں کے اظہار میں اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نماز میں ایسے مست ہوئے کہ کچھ خبر ہی نہیں رہی اور گو پاس ڈھول بھی بجتے رہیں۔ تو ہمیں کچھ خیال نہیں آتا مگر آنحضرتؐ ان تکلفات سے بری تھے آپکی عظمت خدا کی دی ہوئی تھی۔ نہ کہ انسانوں نے آپکو معزز بنایا تھا۔ یہ خیال وہی کر سکتے ہیں جو انسانوں کو اپنا عزت دینے والا سمجھتے ہوں ☩

حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ انہ سئل اکان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم۔ یعنی آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

آپ نے جواب دیا۔ کہ ہاں پڑھ لیتے تھے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسطرح تکلفات سے بچتے تھے۔ اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ وہ مسلمان جو ایمان اور اسلام سے بھی ناواقف ہیں۔ اگر کسی کو اپنی جوتیوں سمیت نماز پڑھتے دیکھ لیں۔ تو شور مچادیں۔ اور جبتک کوئی ان کے خیال کے مطابق کل شرائط کو پورا نہ کرے۔ وہ دیکھ بھی نہیں سکتے مگر آنحضرتؐ جو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپکا یہ طریق نہ تھا۔ بلکہ آپ واقعات کو دیکھتے تھے۔ نہ تکلفات کے پابند تھے۔ اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے طہارت اور پاکیزگی شرط ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے۔ پس جب جوتی پاک ہو اور عام جگہوں پر جہاں نجاست کے لگنے کا خطرہ ہو۔ پہنکر نہ گئے ہوں۔ تو اس میں ضرورت کے وقت نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔ اور آپنے ایسا کر کے امت محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان کیا۔ کہ انھیں آئندہ کے لئے تکلفات اور بناوٹ سے بچالیا۔ اس اسوۂ حسنہ سے ان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو آجکل ان باتوں پر جھگڑتے ہیں۔ اور تکلفات کے شیدا ہیں۔ جس فعل سے عظمت الٰہی اور تقوےٰ میں فرق نہ آئے اسکے کرنے پر انسان کی بزرگی میں فرق نہیں آسکتا۔

حضرت ابن مسعود الانصاری رضؓ سے روایت ہے۔ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام لحام فقال اصنع لی طعاما ادعو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فتبعہم رجل فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انک دعوتنا خامس خمسۃ وھذا رجل قد تبعنا فان شئت اذنت لہ وان شئت ترکتہ قال بل اذنت لہ۔ آپنے فرمایا۔ کہ ایک شخص انصار میں تھا۔ اس کا نام ابو شعیب تھا۔ اور اسکا ایک غلام تھا۔ جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا۔ اسے اس نے حکم دیا۔ کہ تو میرے لئے کھانا تیار کر۔ کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چار اور آدمیوں سمیت کھانے کیلئے بلاؤں گا پھر اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کہلا بھیجا۔ کہ حضور کی اور چار اور آدمیوں کی دعوت ہے جب آپ اسکے ہاں چلے تو ایک اور شخص بھی ساتھ ہو گیا۔ جب آپ اس کے گھر پر پہنچے۔ تو اس سے کہا۔ کہ تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو بلوایا تھا۔ اور یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آگیا ہے اب تیار ہو کہ اسے بھی اندر آنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اجازت ہے۔ تو آپ اس کے سمیت اندر چلے گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسطرح بے تکلفی سے معاملات کو پیش کر دیتے شاید آپکی جگہ کوئی اور ہوتا۔ تو چپ ہی رہتا۔ مگر آپ دنیا کیلئے نمونہ تھے اسلئے ہر بات میں جبتک خود عمل کر کے دکھلاتے ہمارے لئے مشکل ہوتی آپنے اپنے عمل سے بتادیا۔ کہ سادگی ہی انسان کیلئے مبارک ہے اور ظاہر کردیا کہ آپکی عزت تکلف یا بناوٹ سے نہیں تھی۔ اور نہ آپ ظاہری خاموشی یا وقار سے بڑا بننا چاہتے تھے۔ بلکہ آپکی عزت خدا کی طرف سے تھی + + +

تادیب النساء

عورتوں کو علم دین کی ضرورت

یوں تو ہر انسان کو خواہ چھوٹا ہو۔ خواہ بڑا علم اور پھر خصوصاً علم دین سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مگر چونکہ عورتوں کو نہ معلوم کس جرم کی وجہ سے علوم سے بے بہرہ رکھنے کی سخت سے سخت سزا دیگئی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس مضمون میں یہ بتاؤں کہ عورتوں کو علم سے محروم رکھنا در اصل مردوں کو علم سے محروم رکھنا ہے۔ کیونکہ جبتک عورتوں میں علم نہ آئیگا۔ میں اس بات کا قائل ہوں۔ اور کوئی دانا انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہر ایک انسان کے لئے اپنے مفید مطلب علوم کا سیکھنا ضروری ہے اور غیر ضروری باتوں کا سیکھنا علم نہیں بلکہ جہل ہے۔ کیونکہ جس چیز کی ضرورت ہی نہیں اس میں وقت کا ضائع کرنا نہایت سخت نادانی ہے۔ مثلاً اس وقت عورتوں کو اگر فنون جنگ سکھلائے جائیں۔ تو بالکل لغو ہے۔ بلکہ اسوقت تو مردوں کا بھی اسطرف لگنا لغو ہے۔ ملک کی حفاظت کا کام کسی اور قوم کے سپرد ہے۔ جو ہماری مدد کے بغیر اپنا کام کر سکتی ہے۔ اور ہماری مدد کو پسند بھی نہیں کرتی۔ یا مثلاً ایک لوہار ہے۔ وہ چاہے کہ میں ترکھان کا کام بھی اور نقاش کا کام بھی اور کسان کا کام بھی اور موچی کا کام بھی اور جولاہے کا کام بھی سیکھ لوں۔ تو وہ اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ اسے کچھ بھی نہیں آئیگا۔ اور وہ اپنے کام سے بھی رہ جائیگا پس ہر انسان جس کام کیلئے تیار ہوا ہے وہی علوم سیکھنے چاہئیں جو اس کے لئے مفید ہیں۔ اور اس قاعدہ سے میں عورتوں کو بھی مستثنا نہیں سمجھتا۔ بلکہ انکے لئے بھی ضرورت کے مطابق علوم کے سیکھنے کے بعد صرف علوم متعلقہ خانہ داری تربیت اطفال اور علوم دینیہ کا سیکھنا مفید سمجھتا ہوں غرضکہ جو علوم بھی عورتوں کے لئے مفید سمجھے جائیں وہ انہیں پڑھائے جائیں اور جو لوگ عورتوں کو علم سکھانا ان کے لئے ضروری نہیں سمجھتے وہ انکی خاطر نہ سہی مردوں کی خاطر ہی انھیں علم سکھائیں۔ کیونکہ والدہ کا اثر بچوں پر والد سے بہت زیادہ ہوتا ہے اور عالمہ والدہ بچہ کی بہت اعلیٰ تربیت کر سکتی ہے میں ایک تاریخی واقعہ بیان کرتا ہوں۔ جس سے ہر ایک انسان معلوم کر سکتا ہے کہ عورتوں میں رواج علم کیا مفید اور بابرکات ہوتا ہے +

اسوقت مسلمانوں میں جو تعلیم کی حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ عورتیں تو الگ ہیں ایک بڑی تعداد مردوں کی بھی ان پڑھ ہے۔ اور یہ ان ممالک کی حالت ہے جہاں اسلام اپنی خاص شان دکھلا چکا ہے یعنی ایران ہندوستان اور عرب کی۔ مگر ایک زمانہ وہ تھا کہ مسلمانوں میں تعلیم کا ایسا رواج تھا کہ ایک مسیحی مصنف لکھتا ہے کہ ابی سینیا یعنے حبشہ میں بھی کل مسلمان پڑھے ہوئے ہوتی تھی۔ اور ہر گھرانے میں تعلیم کا رواج تھا۔ اور ابی سینیا وہ ملک ہے جس میں مسلمانوں نے کبھی کوئی خاص ترقی نہیں کی بلکہ اکثر مسیحی بادشاہوں کے ماتحت رہا۔ اور وہاں کے مسلمان سخت مظالم کا شکار ہوئے ہیں اور ابتک ملک مسیحیوں کے قبضہ میں ہے۔ اور ایک ابی سینیا کا ہی بادشاہ امیر حکمران ہے

پس جب وہاں تعلیم کا یہ حال تھا۔ کہ تمام مسلمان پڑھے ہوئے ہوتے تھے۔ تو مہذب اور ترقی یافتہ ممالک کا کیا حال ہوگا۔ تعلیم کی کثرت نے ان لوگوں کو جو فائدہ دیا۔ وہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہے +

گو مسیحی مصنف مسلمانوں پر ظلم اور زیادتی کے الزام تو لگاتے رہتے ہیں۔ لیکن اسلامی تاریخ اس سختی کا ایک نمونہ بھی پیش نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس کا نصف ظلم بھی نہیں دکھا سکتی۔ جو ابی سینیا کے ایک مسیحی بادشاہ نے مسلمانوں کے لئے روا رکھا یعنے اس نے حکم دیدیا۔ کہ اس کے علاقہ کے سب مسلمان جو لاکھوں کی تعداد رکھتے تھے۔ زبردستی مسیحی بنالئے جائیں۔ یہ واقعہ پرانا نہیں۔ بلکہ بالکل نیا ہے۔ یعنی ۱۸۹۸ء سنہ عیسوی کا جبکہ ابی سینیا کے بادشاہ جان نے ایک مجلس اعیان طلب کر کے اس بات کا فیصلہ کر دیا۔ کہ آئندہ ابی سینیا میں صرف ایک مذہب رکھا جائیگا۔ اور باقی سب اہل مذاہب کو نوٹس دیکر زبردستی مسیحی بنالیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ دو سال کے اندر سب مسیحی فرقہ اس فرقہ میں داخل ہو جائیں جس میں بادشاہ داخل تھا۔ اور تین سال کے اندر سب مسلمان مسیحی ہو جائیں اور پانچ سال کے اندر بت پرست اپنا مذہب تبدیل کرلیں۔ مگر اس حکم پر بھی نہ عمل کیا گیا۔ اور فوراً مسلمانوں کو گرجا بنانے کا حکم دیا گیا۔ اور مسلمان افسروں کو تین ماہ کا نوٹس دیا گیا۔ کہ یا تو اپنا مذہب تبدیل کرلیں یا اپنے عہدوں سے استعفا دیدیں۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ ان سخت احکام کے مقابلہ میں غریب رعایا کیا کر سکتی تھی۔ ابھی دنیا اسطرح متحد تو ہوئی نہ تھی جسطرح آج ہے نہ اسطرح خبریں پہنچتی تھیں۔ کہ دوسرے ممالک کے مسلمان اپنی حکومتوں سے کہکر مداخلت کرواتے۔ ناچار مسلمانوں کو زبردستی بپتسمہ لینے پڑے لیکن خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ اس نے مسلمانوں کی حفاظت کا یہ سامان کیا کہ جس قانون کے ذریعہ مسلمانوں کو زبردستی مسیحی بنانیکا حکم دیا گیا تھا۔ اس میں عورتوں کا کوئی ذکر نہ تھا۔ اور اس کا اثر صرف مردوں پر پڑتا تھا پس گو وہ زبردستی مسیحی بنالئے گئے۔ مگر ان کی بیویاں مسلمان تھیں۔ اور انھوں نے ان مصیبت کے ایام میں اپنی اولاد میں اسلام کا خیال تازہ رکھا اپنے باپوں کو اور کل ملک کو ایک مذہب کا پابند دیکھکر کوئی تعجب نہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی اولاد آگے بھی مسیحی نکلتی۔ مگر ماؤں نے باوجود سخت مخالفت اور تکلیف کے دین کی خدمت سے منہ نہ موڑا۔ اور ایسی خطرناک آگ میں سے اپنے بچوں کو سلامت نکال لائیں چنانچہ ایک مسیحی مصنف لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی عورتوں کا یہ کارنامہ ابی سینیا کی اسلامی تاریخ میں ایک عظیم الشان واقعہ ہوگا۔ درحقیقت جب مرد بھی بے بس ہو۔ عورتوں کا بیسیوں سال کے لمبے امتحان میں کامیاب اترنا اور اسلام کے نشان کو تازہ رکھنا ایک ایسی کامیابی ہے جس سے عورتوں میں تعلیم کے روکنے والوں کو بہت کچھ سبق سیکھنے چاہئیں۔ اگر ان عورتوں میں تعلیم نہ ہوتی تو کبھی وہ اسطرح اسلام کی خدمت نہ کر سکتیں ہمیں اس واقعہ سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر کتنے احسان ہیں اور وہ کسطرح ہر طرح کی مذہبی دست اندازی سے بچتی ہے بلکہ اسکے ماتحت مسلمان سلطنتوں سے بھی زیادہ آزادی سے اور امن سے تبلیغ کر رہے ہیں اسی لئے چاہیئے کیونکہ جو انسان محسن کے احسان کی قدر نہیں کرتا۔ وہ کل مخلوقات سے بدتر ہے + +

العالم الاسلامی

خدا تعالےٰ کا بے پایاں فضل ہے کہ باوجود اس کے کہ اسلام کی مخالفت نہایت سخت ہوئی ہے - اور دنیا نے پنے مقدور بھر اس کو بڑھنے اور ترقی کرنے سے روکا ہے - مگر پھر بھی اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا ہے - بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چند ہی سال میں اس کی شعاعوں نے مختلف بلاد کو منور کر دیا تھا - ہمیں کامل یقین ہے - کہ اللہ تعالےٰ اب بھی مسیح موعودؑ کے ذکر کو دنیا میں اسی طرح پھیلادے گا اور جلد ہی ہر ملک کے مسلمانوں کو اس انعام کی خبر ہو جائیگی - جو اس وقت اسلام پر اللہ تعالےٰ نے کیا ہے - اور وہ اس کی قدر کریں گے - خیر یہ تو ایک جملۂ معترضہ تھا - میری غرض اس وقت یہ بیان کرنا تھا - کہ اسلام کسی خاص ملک میں محدود نہیں رہا - بلکہ دنیا نے اسے سب ممالک میں پھیلا دیا ہے - اور آجکل ہر رنگ میں مسلمان کہلانے والوں میں بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعودؑ کے سلسلہ کی اشاعت کے لئے سامان کر رہا ہے - اور دلوں کو پہلے ہی اسبات کے لئے تیار کر رہا ہے - کہ وہ اسے قبول کریں - جبتک مریض کو یہ سمجھ ہی نہ آئے - کہ اسے کوئی مرض لاحق ہے تو اسے طبیب کی تلاش کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - پس جسقدر بیداری کے آثار ظاہر ہو رہے - یہ ہمارے لئے ایک عظیم الشان بشارت ہیں کیونکہ ان کے ظہور سے معلوم ہوتا ہے - کہ عام طور پر مسلمانوں کو اس بات کا علم ہو گیا - کہ اب وہ پیچھے ہو رہے ہیں - اور اپنے آپکو سنبھالنے کے لئے انہیں جدوجہد کی ضرورت ہے اور جب ان کا خیال اسطرف متوجہ ہو گیا ہے کہ وہ بیمار ہیں - اور کسی طبیب کے محتاج ہیں تو ان کے لئے مسیح موعودؑ کی ضرورت کا سمجھنا آسان ہو جائیگا - اور انہیں اسبات کے ماننے میں تردد نہ ہوگا - کہ وہ عین وقت پر آیا ہے - اور اس زمانہ میں اس کی بعثت ہوئی ہے جبکہ قحط باران کی وجہ سے زمین خشک ہو گئی تھی - اور سبزہ کا نام ونشان نہ تھا - اور جو بارش وقت پر ہو - اس سے کون ہے جو فائدہ نہیں اٹھاتا - پس دلوں میں ترقی کی جو تڑپ پیدا ہو گئی ہے - یہی انشاء اللہ تعالےٰ ہر ملک کے مسلمانوں کو مجبور کریگی - کہ وہ مسیح موعودؑ کو مانکر اپنی حالت میں اصلاح کریں +

ذیل میں میں دو ایسے ممالک کے مسلمانوں کی کوششوں کا ذکر کرتا ہوں جن میں سے ایک تو اسلامی ممالک کے انتہائی مشرقی کنارہ پر ہے اور دوسرا انکے انتہائی مغربی کنارہ پر ہے یعنے چین اور رومانیہ - چین کو تو سب اہل ہند جانتے ہیں - کیونکہ لوگ ان پڑھ ہیں - انھوں نے قصوں میں اس کا نام ضرور سنا ہے ہاں رومانیہ سے شاید بعض لوگ ناواقف ہوں - رومانیہ پہلے ترکی حکومت کا ایک علاقہ تھا - اور اس کی نہائی سرحد پر واقعہ تھا - مگر بعد میں یورپ نے اسے آزاد کرا دیا - اور اب وہاں ایک مسیحی بادشاہ کی حکومت ہے - جس کے ماتحت ایک بڑی تعداد مسلمان رعایا کی بھی ہے - اور ابھی جنگ بلقان کے موقعہ پر کچھ علاقہ بلغاریہ سے رومانیہ نے چھینا ہے - اس میں بھی بہت سے مسلمان آباد تھے - پس رومانیہ قریباً مغربی سرحد پر وہ آخری علاقہ ہے جس میں کثرت سے مسلمان آباد ہیں - اور اس کے پرے روس میں بھی مسلمان آبادی ہے مگر اس کثرت سے نہیں +

چین کے مسلمانوں کی ترقی

اخبار نوائے دریا جو چین کا نیم سرکاری اخبار ہے - لکھتا ہے کہ مسلمانان چین جنکا انقلاب چین میں بہت بڑا حصہ تھا انہوں نے ایک انجمن بنائی ہے - جسکا بڑا مقصد یہ ہے - کہ چین اور جاپان کے مسلمانوں کو متحد کیا جائے - اور اس انجمن کے اسوقت تک قریباً ۵ لاکھ آدمی ممبر بن چکے ہیں - جو زیادہ تر ٹونکین ہانگ ہاؤ اور شنگھائی میں ہیں مگر تھوڑے تھوڑے سب ملک میں پھیلے ہوئے ہیں - پچھلے دنوں ٹونکین میں جو اس مجلس کا صدر مقام ہے - اس مجلس کے ممبران کے سامنے ایک مضمون سنایا گیا جس میں جاپان کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا تھا - یہ مضمون حسن خورشید صاحب کا لکھا ہوا تھا - جو دار الخلافہ جاپان ٹوکیو کے اسلامی مدرسہ کے منیجر ہیں - اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس وقت جاپان میں مسلمانوں کی تعداد تیس لاکھ تک پہنچ چکی ہے - جب یہ تقریر پڑھی گئی - تو مجلس کے رؤسا نے فیصلہ کیا - کہ اس مدرسہ کو ترقی دینے کے لئے چین میں بھی چندہ کیا جائے - تاکہ مدرسہ کے منتظم اس قابل ہو سکیں کہ اس مدرسہ کے ساتھ ایک ٹریننگ کالج بھی جاری کر سکیں - جہاں استاد پیدا کئے جائیں - اور تعلیم کا طریق سکھایا جائے اور چونکہ چین میں لائق معلموں کی خود کمی ہے - اس لئے مسلمانان چین نے روس کے مسلمانوں کو لکھا ہے - کہ وہ لائق مدرس بھیجیں - تاکہ اس مدرسہ میں انہیں مقرر کیا جائے + + +

طوفان

مولمین (برہما) میں آندی کا نہائیت شدید تند اور طوفان آیا - ہوا کے زور سے سینکڑوں درخت بیسیوں ٹیلی گراف کے بنے اکھڑ کر گر پڑے کارخانوں وغیرہ کی ٹین کی چھتیں کئی میل تک اڑ کر جا پڑیں - ایک آدمی کی جان ضائع ہوئی - خوفناک بگولے سے ٹوکیو میں بہت سی جانیں ضائع ہوئیں - صرف ٹوکیو میں ۱۵ ہزار مکانات دب گئے - سترہ لڑکے ایک پہاڑ سے کودتے ہوئے ہلاک ہوئے انڈیانا اور کیٹو میں طوفان سے کئی ملین ڈالر کا نقصان ہوا ۶۰ سے زیادہ آدمی ہلاک اور دو سو مجروح ہوئے - صوبجات متحدہ امریکہ میں سخت نقصان رساں طوفان آیا - کئی شہر تباہ ہوئے +

سیلاب

مدینہ منورہ اور ینبوع کے درمیان مقام الحمراء پر سیلاب کی وجہ سے سات سو حاجی جن میں زیادہ تر ہندوستانی تھے - ہلاک ہوئے - اور بدوؤں سمیت کل ۵ ہزار سیلاب نے تلف کئے + برٹیان گراس کے دریائی سیلاب سے صدہا حبشی کاشتکار درختوں - چھتوں پر پناہ لینے پر مجبور ہوئے - اور ۵۰ غرق ہو گئے - آسام کے اضلاع کچھار وسلہٹ اور سام میں سخت سیلاب آیا - صدہا گاؤں اور سڑکیں بہ گئیں - کھیت بالکل برباد ہو گئے - لوگ کشتیوں میں رہے - چارہ وپناہ کی جگہ کی عدم موجودگی سے ہزاروں مویشی مرے بردوان میں سیلاب سے ۳۰ سے زیادہ گاؤں بہ گئے - ۱۲۵ آدمی غرق اور ۱۰ مکانوں کے نیچے دبکر مر گئے - دو ہزار مویشی کا نقصان ہوا + گھالی تانہ مدراس کے سیلاب سے بیشمار جانوں کا نقصان ہوا پانی پہاڑوں پر چڑھ آیا - شہر کے متعدد اندرونی مکان گر گئے - اور کئی آدمی دبکر مر گئے - ایک بیوہ خانہ کی ۴۲ مستورات مکان کے نیچے دبکر مر گئیں - ایک بورڈنگ ہوس کے ۲ طلباء ہلاک ہوئے - ۲۰ نے درختوں پر کود کر اپنی جان بچائی - تقریباً ۱۴ آدمی غرقاب ہوئے - متعدد مویشی بھی پانی میں بہ نکلے - ڈہائی تین ہزار آدمی بے خانمان ہوئے + کاٹھیاواڑ میں سیلاب کا ہولناک نقصان صرف پالٹیانہ پر ہی جہاں ۵۰۰ جانیں ضائع ہونا بیان کیا گیا ہے محدود نہیں رہا - کنڈلا اور دھوا میں بھی پانی کے چڑھنے سے بڑی آفت برپا ہوئی - متعدد جانوں اور لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا +

زلزلے

شہر ویسٹ پورٹ (نیوزیلینڈ) میں ۴ گھنٹہ تک متواتر زلزلہ آیا - بلغاریہ میں ایک سخت زلزلہ آیا - جس سے ٹرنووہ میں بہت سے ہسپتال - بارکیں - گرجے اور مدرسے مسمار ہو گئے جن کے ملبے سے ۲۱ مردے اور ۲۷ زخمی نکالے گئے - ٹیہورا نوویزی میں بھی ۲۷ لاشیں نکالی گئیں - نقصان مال کا اندازہ کئی ملین فرانک ہوا - امریکہ کی ریاست گواٹی مالا کا ایک سالم شہر زلزلہ سے تباہ ہو گیا جانوں کا بہت نقصان ہوا +

آتشزدگی

اسکندریہ مصر میں روئی کی ۱۵۰۰ بوریاں جل گئیں - ۲½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا - اسمرنا میں ۲۳ اگست کو سٹینڈرڈ آئیل کے معدنی تیل کے ذخیرہ میں آگ لگی - ۲½ ہزار صندوق جل کر برباد ہو گئے - سلوشن ہال کانڈا (ٹوکیو جاپان) میں ۳۴۰۰ عمارات جل گئیں - اور ۱۵ ہزار آدمی بے خانمان ہو کر دو کروڑ کا نقصان ہوا +

الفضل - یہ طوفان سیلاب - زلزلے آتشزدگیاں کل حوادثات سنہ ۱۹۱۳ء میں ہوئے ہیں - جن سے حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کی تصدیق ہوتی ہے جو آپ الوصیت میں فرما چکے ہیں +

آدم تو تم خود ہو!

ہبوط آدم کا واقعہ تو یہود - عیسائیوں اور مسلمانوں تینوں قوموں میں مشہور ہے - مگر در حقیقت مسلمان سوچتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ ہبوط کا واقعہ ایک قصہ نہ تھا - بلکہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ تھا اور قبل از وقت اطلاع تھی - ان واقعات کی جو آئندہ زمانہ میں مسلمانوں کو پیش آنیوالے تھے - توریت نے تو معلوم اس واقعہ کو کیوں بیان کیا ہے - اور اس کے ذکر سے اس کی کیا غرض ہے - ممکن ہے کہ صرف تاریخ قدیم کے رنگ میں ہی بیان کیا ہو - جیسا کہ اور بہت سے واقعات جو مفید ہوں یا غیر مفید اس میں مذکور ہیں - مگر قرآن شریف کوئی بات لغو نہیں بیان فرماتا - اور قصص بیان کرنا اس کا کام نہیں - وہ وہی بات بیان کرتا ہے جو مسلمانوں کے متعلق ہو - اور جس کا ان کے کام اور ترقی پر اثر ہوتا ہو - اور جس سے وہ آئندہ زمانہ میں فائدہ اٹھا سکیں - پس اگر مسلمان قرآن شریف کی اس سنت کو دیکھتے اور اس کے الفاظ پر غور کرتے تو انہیں یقین ہو جاتا - کہ آدم اور اس کے ساتھیوں کو جو یہ حکم ہوا تھا - کہ قلنا اهبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین اس میں ضرور کوئی حکمت ہے اور ہماری زندگیوں میں بھی کوئی ایسا ہی واقعہ پیش آنیوالا ہے - اور اگر مسلمان اس واقعہ پر غور کرتے تو کبھی اس دانہ کو نہ کھاتے جس کے کھانے پر آج ان کا یہ حال ہوا ہے

آہ! یہ یاد کر کے کیسا دکھ ہوتا ہے - کہ مسلمانوں کو حکم تھا - کہ وہ قرآن شریف کو مضبوط پکڑیں - اور اسے کبھی نہ چھوڑیں - واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا - تم سب کے سب مل کر قرآن شریف کو مضبوط پکڑ لو - اور تفرقہ نہ کرو - مگر مسلمان نافرمانی کے درخت کے نزدیک گئے اور ضرور گئے - شیطان نے انہیں دھوکا دیا - کہ قرآن شریف کی تعلیم پر اگر وہ چلیں گے - تو مر جائیں گے - اور اگر وہ خلود چاہتے ہیں - تو اس کے خلاف عمل کریں

کیا یہ درست نہیں - کیا شیطان نے مسلمانوں کو ورغلایا نہیں - کہ اگر وہ لڑکیوں کو حصہ دیں گے - تو تباہ ہو جائیں گے - اگر با عزت رہنا چاہتے ہیں - تو ان کے حصہ نہ دیں - کیا شیطان نے مسلمانوں کو بتایا نہیں کہ اگر وہ سود نہ لیں گے - تو تباہ ہو جائیں گے - اگر وہ دنیا میں خلود چاہتے ہیں - تو سود لیں - کیا شیطان نے مسلمانوں کو یہ کہکر نہیں ورغلایا - کہ مذہب کی پابندیوں میں وقت خرچ کرنے سے وہ دوسری قوموں سے پیچھے رہ جائیں گے - انہیں اپنے تمام اوقات دنیا کمانے میں لگا دینے چاہئیں - تا کہ وہ ایک زندہ قوم کہلا سکیں

پھر کیا مسلمان ان باتوں پر عمل کر کے بڑھے یا گھٹے - ترقی کر گئے یا اور تنزل ہو گئے - کامیاب ہو گئے یا دن بدن ناکامیاں دیکھنے لگے - اگر یہ سب کچھ درست ہے - اور اسی طرح ہوا ہے - تو پھر اس میں کیا شک ہے - کہ آدم خود مسلمان تھے - اور وہ ثمر جس کے نزدیک نہ جانیکا حکم تھا - قرآن شریف کی نافرمانی کا درخت تھا - اور جسے چھو کر مسلمان دنیا میں ذلیل اور تباہ ہو گئے

افسوس! مسلمان آدم کا قصہ سنکر افسوس کرتے ہیں اور آدم پر اظہار رحم اور تاسف کرتے ہیں - کہ بیچارہ کیسی غلطی کا مرتکب ہوا - کیوں اس نے درخت کو چھوا - کیوں شیطان کے فریب میں آگیا - کیوں دانہ کو منہ میں ڈالا - اس سے بڑی سخت غلطی ہوئی - اس نے بڑی سخت کوتاہی کی - مگر احمق یہ نہیں جانتے کہ آدم تو ہم ہی ہیں - اور جس کو شجر کے نزدیک جانے سے منع کیا گیا تھا - وہ ہمارے سوا اور کوئی نہیں - اور جسے خلود کا وعدہ دیکر شیطان نے ممنوع درخت کے قریب کیا وہ بھی ہم ہیں - اور پھر جس نے ایک درخت کو چھو کر خلود کو کیا دیکھنا تھا - ہمیشہ کے لئے اللّٰہ تعالیٰ کی درگاہ سے دور ہو گیا - وہ بھی ہم ہی ہیں - اگر وہ اس بات کو سمجھتے - تو ضرور پشیمان ہوتے اور اپنے گناہوں کو یاد کرتے - اپنی غلطیوں سے توبہ کرتے - اپنے قصوروں پر روتے - اور رو رو کر اللّٰہ تعالیٰ سے اپنی بدکاریوں کی سزا سے بچائے جانے کی درخواست کرتے اور بجائے آدم پر افسوس کرنے کے خود اپنے نفس پر افسوس کرتے تو کیا تعجب تھا - کہ اللّٰہ تعالیٰ ان کی حالتوں پر رحم کرتا اور ان کے قصوروں کو معاف فرماتا - اور غلطیوں سے درگذر کرتا کیونکہ وہ نہایت رحیم کریم ذات ہے -

کاش مسلمان سمجھتے کہ جہاں قلنا اهبطوا منها جمیعا کا حکم ہے - وہاں ساتھ ہی یہ ارشاد بھی ہے - کہ فاما یاتینکم منی هدی فمن تبع هدای فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون - جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے - تو جو میری ہدایت کو قبول کریگا - اس پر آئندہ کے لئے کوئی خوف نہ ہوگا - اور نہ پچھلے گناہوں پر افسوس کرنے کی کوئی وجہ رہیگی - اور اس ہدایت کو قبول کرنے کی کوشش کرتے اور سچائی کے معلوم کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے کیونکہ سمندر سے وہی شخص بچنے کا امیدوار ہو سکتا ہے جو ہاتھ پاؤں مارتا ہے - نہ معلوم کس وقت کوئی جہاز آ کر اسے اٹھا لے اور اگر ہاتھ پاؤں ہلائے ہی نہیں - تو اسے بچنے کی کیا امید ہو سکتی ہے -

اے مسلمانو! سنو! کہ تم نے حکم الٰہی کے خلاف ایک دانہ کھا لیا ہے - اور شیطان نے تمہیں دھوکا دیا ہے - کہ اگر اس دانہ کو ہم کھائیں گے - تو ہمیشہ کی زندگی ہمیں ملجائیگی - قرآن کریم کے خلاف عمل کر کے نجات نہیں بلکہ ہلاکت ہے - اور جو اس رسی کو چھوڑیگا وہ سمندر کی تہ میں جا کر دم لیگا - پس اب تمہارے لئے ایک ہی ذریعہ نجات کا رہ گیا ہے - اور وہ یہ کہ تم خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت (یعنی مسیح موعودؑ) کو قبول کر لو -

رومانیہ کے مسلمانوں میں آثار ترقی

چین کی طرح رومانیہ سے بھی خبر آئی ہے - کہ وہاں بھی مسلمانوں میں ترقی کے آثار ہویدا ہیں - اور مسلمان اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ ان کی حالت قابل اطمینان نہیں ہے - اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہوئی ہے جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں - رومانیہ نے ایک علاقہ بلغاریہ سے چھینا ہے جس میں بہت سی مسلمان آبادی ہے ان مسلمانوں کی حالت بہت خراب تھی - اب پچھلی جنگوں نے ان کی آنکھیں کھول دی ہیں - اور وہ محسوس کر رہے ہیں - کہ اگر ہمارا یہی حال رہا - تو اسی طرح دشمنوں کے قدموں میں مسلے جائیں گے چنانچہ سب رومانیہ کے مسلمانوں نے ملکر ایک انجمن بنائی ہے - جو اس بات کی کوشش کریگی - کہ جس طرح ممکن ہو - مسلمانوں کی تمدنی اور سیاسی حالت کو درست کرے اس انجمن کا ایک جلسہ کوسٹنجہ میں ہوا ہے اور اس میں ان تمام مسلمانوں کے قائمقام شامل تھے جو بلغارین حکومت سے نکلکر رومانین حکومت کے ماتحت آئے ہیں - اس جلسہ کے پریذیڈنٹ سلیمان عبد الحمید آفندی مقرر کئے گئے ہیں - جنہوں نے اپنی تقریر میں شکر رومانیہ کا شکریہ ادا کیا - کہ انھوں نے مسلمانوں کو بلغاریوں کے ظالم ہاتھ سے چھڑایا - اور تجویز کی کہ بادشاہ رومانیہ کی خدمت میں مجلس کیطرف سے شکریہ کا تار دیا جائے - اور کہا - کہ ہمیں فخر ہے - کہ اب ہم ایسی حکومت کے ماتحت آگئے ہیں - کہ اس کے ماتحت آزادی سے اپنی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے جلسہ کر سکتے ہیں - صدر کی تقریر کے بعد کوسٹنجہ کی میونسپل کمیٹی کا پریذیڈنٹ کھڑا ہوا - اور اس نے عیسی باشندوں کی طرف سے مسلمانوں کو خوش آمدید کا پیغام دیا ہے - اس کے بعد مسلمانوں کی ترقی کے لئے مختلف وسائل پر غور ہوا اور مجلس برخاست ہوئی

ہم امید کرتے ہیں - کہ انشاء اللّٰہ یہ جوش و خروش رفتہ رفتہ کل مسلمانوں کو ترقی کے حقیقی اسباب کی طرف متوجہ کر دے گا - اور انہیں یقین ہو جائے گا - کہ اب اسلام کے ضعف کا علاج سوائے کسی مامور کے مقناطیسی اثر والے ہاتھ کے کوئی نہیں کر سکتا

حالات بلقان

لنڈن ٹائمز کے خاص نامہ نگار نے حالات بلقان پر ایک چٹھی شائع کی ہے چونکہ اس میں بلقان کی موجودہ حالت کا اچھی طرح علم دینے کی علاوہ بعض اور اہم مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس جگہ اس چٹھی کا ترجمہ شائع کر دیں +

ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اسوقت سرویہ والوں کی تو یہ صدا ہے کہ امن قائم ہونا چاہئے۔ کیونکہ پچھلی فتوحات کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ سرویہ پہلے سے دوگنا ہو گیا ہے۔ اور اب ضرورت صرف اسی بات کی ہے کہ امن اور فرصت ملے تو نئے ملک کا باقاعدہ انتظام کیا جائے اور اسے بخوبی پرانے کے ساتھ ملا دیا جائے +

سرویہ کو یقین کامل ہے کہ اگر سرویہ کو فرصت دیگئی۔ اور کوئی نیا جھگڑا پیدا نہوا۔ تو وہ مقدونیہ کو دس پندرہ سال میں ہی بالکل ایسا رام کر لیگا۔ کہ اسکے باشندے آئندہ آپکو سروین ہی سمجھیں گے۔ مقدونیہ میں اس سے پہلے بہت سے باشندے اپنے آپکو بلغارین نسل کیطرف منسوب کرتے تھے مگر درحقیقت وہ اس قوم میں سے نہ تھے۔ اس لئے انکو سمجھانا مشکل نہ ہوگا۔ کیونکہ دراصل وہ مقدونیہ کے باشندے ہیں اور صرف بلغارین اس لئے بن گئے ہیں۔ کہ پچھلے چالیس سال میں بلغاریہ نے دوسری ریاستوں کی نسبت زیادہ کوشش کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا تھا۔ لیکن اب مقدونیہ والے اپنے آپکو سروین کہنا زیادہ پسند کریں گے۔ کیونکہ اس سے انہیں حکومت میں وہ اعلیٰ عہدے ملنے کی توقع ہوگی۔ جنکو لینے کا پرانے سروین کو اتنا شوق نہیں +

مگر امن و امان کے قائم کرنے میں سب سے بڑی دقت بلغارین ڈاکوؤں کی طرف سے ہے۔ جو مقدونیہ پر شرقی جانب اور البانیہ کی جانب سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ کچھ بلغارین تو دوسری جنگ کے وقت ہی البانیہ میں اس غرض کے لئے چلے گئے تھے۔ اور کچھ اب ٹریسٹ اور ڈینیوب کے راستہ آ رہے ہیں تاکہ مقدونیہ میں فساد کریں۔ مگر سروین گورنمنٹ اس بات کے اظہار سے خائف نہیں۔ کہ وہ ان ڈاکوؤں سے ڈاکوؤں والا ہی معاملہ کریگی۔ اور بے تحقیقات سزائے موت دیگی۔ اور ان سے فوجی قیدیوں کا سا برتاؤ نہ کیا جائیگا۔ سروین حکومت کا منشاء ہے۔ کہ آئندہ کے لئے مقدونیہ باقاعدہ ڈاکہ زنی کی جماعتوں کی دل خوش کن شکارگاہ نہ بن سکے

مقدونیہ میں کچھ نئی سڑکیں بن چکی ہیں۔ اور تمام ملک میں ریلوں کے جال پھیلا دینے کی تجویز ہے۔ جو مکمل ہو کر ضروری مقامات پر جہاں ڈاکے ڈالے جائینگے۔ فوراً فوجوں کو پہنچا سکیں گی۔ اور ملک کی مالی حالت کو بھی بہت کچھ ترقی دیں گی۔ جبکہ نئی یونانی ریلوے تیار ہو جائے گی۔ تو سرویہ کو بحرہ اڈریاٹک اور جزائر ایجین تک پہنچنے میں بھی سہولت ہو جائے گی۔ ڈینیوب پر پل تیار ہو جانے پر جو رومانیہ اور سرویہ کو ملانے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ رومانیہ کی تجارت کا راستہ سرویہ میں سے بن جائیگا۔ اور بلغارین نسل میں شامل ہونے والے یا مسلمان مقدونین کو اس مادی ترقی کے زمانہ میں بلغارین یا ترکی حکومت کے جاتے رہنے کا کوئی افسوس باقی نہ رہیگا +

خطرہ کا پہلو

گو بلقان میں امن قائم رہنے کے سب سامان ہیں۔ مگر ایک خطرہ کا پہلو بھی ہے۔ اور یہ آسٹریا ہنگری کی طرف سے ہے۔ بلغاریہ تو اب اتنی مار کھا چکا ہے۔ اور ایسا بے بس ہے۔ کہ اگر وہی اکیلا اس بات کا خواہاں ہوتا۔ کہ مقدونیہ میں سرویہ کے پاؤں نہ جمیں۔ تو کوئی بات نہ تھی۔ اور سرویہ کو سالہا سال کے لئے بے فکری ہو جاتی۔ کیونکہ رومانیہ اور یونان کے فوائد بھی اس کی مضبوطی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مگر بدقسمتی سے یورپ کی زبردست طاقتوں میں ایک طاقت یعنی آسٹریا ہنگری کی نسبت یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ موجودہ صورت کو قائم رہنے دینا پسند نہیں کرتی۔ آسٹریا ہنگری نے گذشتہ زمانے میں بھی بہت دفعہ سرویہ کے راستہ میں مشکلات پیدا کی ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی وہ اس حکمت عملی کو جاری رہنے دینا چاہتی ہے وائینا میں مسٹر پیشچ کی کوششوں کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا۔ اور یہ بات تسلیم کی جاتی ہے۔ کہ آسٹریا ہنگری کا پختہ ارادہ ہے کہ وہ اپنے جنوبی طرف ایک بڑی اور مضبوط بنیاد والی سروین حکومت کو کبھی پنپنے نہ دے اور اس کی ترقی کو روکدے پچھلے دنوں البانیہ اور سرویہ میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس میں آسٹریا ہنگری کا سرویہ کو الٹیمیٹم دینا کہ وہ بلیک ڈرن سے اپنی فوجوں کو ہٹالے۔ ابتک بلگریڈ (سرویہ کا دارالخلافہ) کے رجال سیاست کے دلوں میں کانٹے کیطرح کھٹک رہا ہے۔ اور انہیں کامل یقین ہے۔ کہ البانیہ والوں کو روپیہ اور بندوقیں آسٹریا نے دیا تھا۔ اور یہ کہ آسٹرین ایجنٹوں نے ہی البانیہ والوں کو سروین اور مانٹی نیگرو کے علاقہ میں ڈاکے ڈالنے کی ترغیب دی تھی۔ آسٹریا میں بھی سروین سے یہ سلوک ہوتا ہے کہ جو لوگ بلگریڈ سے آتے ہیں۔ اُن سے ایسا ہیضہ زدہ علاقہ سے آنے والوں کا سا سلوک ہوتا ہے۔ اور بہت سی سختیاں ان پر کیجاتی ہیں۔ حالانکہ اب وہاں ہیضہ کا نام و نشان بھی نہیں۔ آسٹریا ہنگری سرویہ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سالونیکا تک اسکے اموال تجارت کے پہنچانے کے لئے خاص انتظام کیا جائے۔ اور سروین حکومت اسے مان بھی لے گی لیکن اگر سرویہ کے علاقہ میں ان البانین کے مذہب کی حفاظت کا ذمہ چاہا گیا۔ جو رومن کیتھولک ہیں۔ تو غالباً سرویہ صاف انکار کر دیگا۔ اور نتائج بہت سنجیدہ ہونگے +

اس چٹھی سے ہمیں کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جبتک مقدونیہ ترکوں کے ماتحت تھا۔ تب تک جو ڈکیتیاں ہوتی تھیں وہ ریاستہائے بلقان کے ایما اور انکے منشاء کے ماتحت ہوتی تھیں۔ مگر اب جبکہ یہ علاقہ خود ان کے ہاتھ میں آ گئے ہیں۔ تو وہ ان ڈکیتیوں کو ناپسند کرنے لگے ہیں۔ ان ڈکیتیوں کا اصل منشاء یہ تھا۔ کہ ایک طرف تو رعایا حکومت سے بیزار ہو جائے۔ دوسرے یورپ کی بڑی سلطنتوں کو دکھایا جائے۔ کہ ترک امن قائم کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن اب جبکہ وہ علاقہ فتح ہو چکے ہیں۔ تو سرویہ کی حکومت بھی کہتی ہے۔ کہ اب ایسا فعل آئندہ جاری نہیں رہنا چاہئے۔ اور اسے حکومت سرویہ جاری نہیں رہنے دیگی۔ ایک زمانہ تو وہ تھا۔ کہ ان ڈاکوؤں کو سیاسی لڑائیاں قرار دیا جاتا تھا۔ اور ترکوں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ باغی قبائل سے نیک سلوک کریں مگر اب سروین حکومت کہتی ہے کہ ایسے لوگوں سے عام قاتلوں کا سا سلوک ہوگا۔ بلکہ ان سے بھی بدتر کیونکہ بغیر تحقیقات انکو پھانسی پر لٹکا دیا جائیگا۔

دوسرے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکومتوں کا آجکل کیسا بدتر حال ہے ایک طرف تو ترک ہیں۔ کہ سالہا سال کے فتح ہوئے ممالک میں ریل و تار تو الگ رہے سڑکوں تک کا کوئی انتظام نہیں کر سکتے ڈاک کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں۔ تجارت کی ترقی کا کوئی خیال نہیں۔ دوسری طرف یہ بلقانی ریاستیں ہیں کہ ترکوں سے ہی باغی ہو کر قائم ہوئی ہیں مگر ادھر تو مصارف جنگ کا بوجھ پڑا ہوا ہے جنگ کو ختم ہوئے ابھی زیادہ دن نہیں گذرے مگر وہ ہیں کہ مفتوحہ علاقوں کو آباد کرنے کیلئے زور و شور سے کوشاں ہیں اور چند ماہ میں نئی سڑکیں نکال دی ہیں۔ ریلوں کے بنانے کی فکر ہے اور وہی علاقہ جس کے سنبھالنے پر ترکوں کے لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ ہوتے تھے۔ اب انکے لئے ترقی اور دولت کا موجب ہو رہے ہیں۔ اور وہ ان کے ذریعہ دنیا میں عزت و منزلت حاصل کرنیکی خواب دیکھ رہی ہیں

تیسرا امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ رعایا کی بہبودی اور انہیں خوش کرنیکا خیال بھی ترکوں میں کم ہے۔ مگر ان ریاستوں کا یہ حال ہے کہ انہیں فکر لگی ہوئی ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کریں۔ کہ غیر مذہب والوں کو اپنی حکومت بھول جائے کاش ترک بھی دل بدست آور کے مقولہ کو یاد رکھتے + چوتھا امر اس چٹھی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گو بظاہر بلقان میں امن و امان معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت حالات نازک ہیں اور جو لوگ بظاہر پیار و محبت کا اظہار کر رہے ہیں دراصل انکے دل بغض و حسد سے پر ہیں اور صرف ایک دیا سلائی کی ضرورت ہے کہ تمام بلقان میں آگ لگ جائیگی۔ بلغاریہ کی رومانیہ سرویہ اور یونان سے جنگ ایک طرف بلغاریہ کے دل میں بغض کی چنگاریاں سلگا رہی ہے۔ اور دوسری طرف آسٹریا ہنگری سرب نسل کی ترقی کو اپنے لئے خطرناک سمجھ کر اسکو راستہ میں ہر قسم کی رکاوٹیں پیدا کرنیمیں کوشاں ہے کیونکہ روس سے اسکی پرانی عداوت ہے اسے وہ دن دکھا رہی ہے جب روس باقی سرب ریاستوں سے ملکر اسکی طاقت کو نقصان پہنچا دے۔ پس موجودہ امن کو صرف عارضی سمجھنا چاہئے۔ منشاء الٰہی ابھی اور تغیرات پیدا کرنیکا معلوم ہوتا ہے + واللّٰہ اعلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

(مورخہ ۹- جنوری ۱۹۱۴ء)

جو حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۔ اما بعد اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ الخ

کوئی انسان دنیا میں ایسا نظر نہیں آتا جو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا چاہتا ہو ہر ایک انسان کامیاب اور مظفر و منصور ہونا پسند کرتا ہے اور ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ وہ دکھوں اور مصیبتوں سے بچ جاوے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی تکلیفوں کو خوب سمجھتے ہیں وہ ذرا کسی بات میں دکھ معلوم کریں تو فوراً اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور کسی بات کو نفع مند دیکھیں تو اس کو کرنے کی کوشش کرتے ہیں انسان ناواقفی کے سبب سے ہی کسی تکلیف میں پھنستا ہے ورنہ جان بوجھ کر کوئی بھی نقصان دہ چیز کو ہاتھ نہیں ڈالتا۔ سانپ اگرچہ کیسا ہی خوبصورت ہو مگر اسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔ شیر کے موُنھ کے سامنے جان بوجھ کر کوئی نہیں جاتا۔ دیدہ دانستہ کبھی بھی کوئی گرنے والے مکان کے نیچے نہیں جاتا۔ اگر اسے معلوم ہو کہ اس چیز میں زہر ہے تو وہ اسے نہیں کھاتا۔ انسان اسی صورت میں کسی کام کو ہاتھ ڈالتا ہے جب کہ اسے اس میں نفع کی امید ہو۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ مجھے اس میں نقصان نہیں ہو گا۔ بیمار ہمیشہ واقفکار اور تجربہ کار اور لایق طبیب کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اسے خوف ہوتا ہے کہ اگر میں کسی ناواقف طبیب کے پاس گیا تو بجائے نفع کے مجھے نقصان ہی ہو گا۔ جب اسے کوئی عمدہ طبیب ملجاتا ہے تو وہ اس سے اپنا علاج کرواتا ہے اور پھر طبیب بھی اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ اس بیمار کو بالکل تکلیف نہ ہو اور نسخہ اس کے لئے عمدہ تجویز کرتا ہے جس سے اس کو نقصان نہ ہو پھر بعض نسخے ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نقصان تو نہیں ہوتا مگر فائدہ بھی کوئی نہیں ہوتا۔ کامل طبیب ایسا نسخہ تجویز کرتا ہے کہ جس سے نقصان بھی نہ ہو اور فائدہ بھی ہو ٭

جسمانی بیمار اپنے لئے عمدہ طبیب تلاش کرتے ہیں اور طبیب بھی عمدہ نسخہ تلاش کر کے جو فائدہ مند ہو اور نقصان دہ نہ ہو اس کے لئے دیتا ہے۔ اور طبیب کا یہ کام ہے کہ وہ مفید نسخہ تلاش کر کے دے اور مضر نسخہ سے احتراز کرے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الٓمٓ۔ تم واقفکار علم والے تجربہ کار طبیب کی تلاش کرتے ہو تو فرمایا۔ انا اللّٰہ اعلم۔ میں واقفکار ہوں میں علم رکھتا ہوں میں خدا ہوں تم مجھ سے نسخہ لو اس کا تجویز کردہ نسخہ ایسا ہے کہ اس میں انسان کے لئے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ لاریب فیہ۔ اس میں نقصان ہرگز نہیں اس میں ہلاکت نہیں ہے۔ ھدی للمتقین۔ اس میں پرہیزگاروں کے لئے بڑے بڑے فوائد ہیں جب کسی کو ایسا نسخہ ملجائے اور وہ پھر اسے استعمال نہ کرے تو اس کی تباہی میں کیا شک ہے ٭

اس کتاب کا لانیوالا جامع کمالات حسنہ تھا جو کچھ قرآن کریم میں مذکور ہے وہ سب اُسنے کر کے دکھلا دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریمؐ کی سیرت قرآن ہے جو قرآن میں مذکور ہے وہ سب کچھ آپ کرتے تھے انسان کے سب سے زیادہ واقف اس کے گھر کے لوگ ہوتے ہیں کوئی انسان اگر باہر اپنی حرکات لوگوں سے مخفی رکھ لے تو تکلف اور بناوٹ سے رکھ سکتا ہے لیکن گھر کے لوگوں سے وہ کسی حالت میں مخفی نہیں رہ سکتیں کیونکہ ہر وقت انسان نے انہیں میں رہنا ہوا تو آخر کب تک وہ ان سے چھپا سکتا ہے یہ گواہی حضرت عائشہ کی ہے کہ آپکی سیرت قرآن تھا وہ ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا انسان تھا جس نے ہمیں عمل کر کے دکھلا دیا ٭

یہ تعلیم اگرچہ بظاہر بہت ہی نرم اور بہت ہی عمدہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی اگر تمہاری ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری اس کے سامنے کر دو اور اگر کوئی تم سے ایک کپڑا مانگے تو دوسرا بھی اُسے اُتار کر دیدو۔ اور اگر کوئی تمہاری ایک چیز اٹھا کر لیلے تو دوسری چیز تم خود اس کے آگے حاضر کر دو" لیکن اگر اس پر عمل کیا جاوے تو دنیا ایک دن میں تباہ ہو سکتی ہے اس کے پیش کرنیوالے خود اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ جس کی طرف یہ تعلیم منسوب کیجاتی ہے خود اس نے اس پر عمل کر کے نہیں دکھلایا۔ پادریوں کے ساتھ اگر ایسا کیا جاوے تو وہ برداشت نہیں کر سکتے ایک جگہ ایک پادری انہی آیات پر وعظ کر رہا تھا تو اس نے کہا کہ مسلمانوں کی تعلیم بہت سخت ہے ہماری تعلیم دیکھو کیسی نرم ہے مسلمانوں کی تعلیم میں رحم بالکل نہیں ہے ایک شخص نے حاضرین میں سے اُٹھ کر پادری صاحب کے ایک تھپڑ رسید کیا تو وہ بڑے برافروختہ ہوئے اور اُسے مارنے لگے تو لوگوں نے کہا کہ پادری صاحب کیا بات ہے ابھی تو آپ اپنی تعلیم کی تعریف کر رہے تھے اور ابھی عمل کا وقت آیا تو یہ حال ہے تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ اس وقت تو مجھے تمہاری تعلیم پر عمل کرنا پڑیگا۔ عملاً تو پھر اسلام کی تعلیم ہی باقی رہ جاتی ہے کہتے ہیں کہ خدا محبت ہے بیشک وہ رحیم کریم ہے لیکن وہ اس کے ساتھ ہی شدید العقاب بھی تو ہے اگر بہشت موجود ہے تو دوزخ بھی اس کے ساتھ ہی موجود ہے ٭

اگر کوئی زانی ہے تو اُسے آتشک بھی ہو ہی جاتی ہے بد پرہیزی کرنیوالا بیمار بھی ہو جاتا ہے شریر کو سزا ملتی ہے یہ خدا کا عمل ہے - ہر ایک گناہ پر سزا ہی نہیں ملا کرتی عفو بھی ہے اللہ تعالیٰ نے وہ تعلیم دی ہے کہ جس پر عمل ہو سکے مناسب محل کام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ نبی کریمؐ کے مقابلہ میں اور کوئی نمونہ نہیں ملسکتا کیونکہ آپکی تعلیم دی ہی تھی جس پر انسان عمل کر سکتا ہے تو ایسی تعلیم جس پر عمل کرنے سے کوئی تباہی نہ ہو اور اس میں نقص بھی کوئی نہ ہو بلکہ اس پر عمل کرنے سے فائدہ ہی فائدہ ہو تو اگر اس پر کوئی آدمی عمل نہ کرے تو اُس پر کیسا افسوس ہے، مسلمان اول تو قرآن کو پڑھتے ہی نہیں اگر پڑھیں تو تدبر نہیں کرتے پھر عمل بھی نہیں کرتے انہیں کوئی بھی دنیاوی بیماری اگر لگ جاوے تو اسکے لئے طبیب تلاش کرتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ اور فائدہ مند نسخے تلاش کرواتے ہیں اور وہ جان کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جان کے دو حصے ہیں ایک جسم اور دوسرا رُوح جسم کا حصہ کچھ تو بچپن میں ہی گذر جاتا ہے۔ آگے پھر کوئی ۲۵ - ۳۰ سال ہوش کے رہتے ہیں اور وہی عمدہ حصہ شمار ہوتا ہے پھر بڑھاپا آجاتا ہے افسوس ہے کہ اس مدت قلیل میں انسان اپنی بہتری و بہبودی کے لئے اور اپنے آرام کے لئے کوئی تدبیر نہ کرے جس انسان کو دیکھو وہ اگر کسی تکلیف میں ہے، تو اسکی وجہ قرآن کریم کی مخالفت ہی ہے، اور اگر وہ کسی سکھ میں ہے، تو اسکی وجہ قرآن کریم پر عمل کرنا ہی ہے ٭ سُود کا نظارہ دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم سُود سے باز نہیں آتے تو فاذنوا بحرب من اللّٰہ یہ تو اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرنا ہے تو تم پھر اللہ سے لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سُود میں کچھ ہرج نہیں ہے اور اس کے بغیر دنیا تباہ ہوتی ہے اور اسکے سوا کام نہیں چل سکتا لیکن قرآن شریف میں تو یہ آیا ہے کہ لاریب فیہ یعنی اس کتاب میں ہلاکت کی تعلیم نہیں ہے تو گویا یہ کہنے والے کہ سُود کے بغیر کام نہیں چل سکتا اور دنیا ہلاک ہوتی ہے وہ قرآن کریم کی تعلیم کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور انکو قرآن کریم پر ایمان نہیں ہے، لوگ تجارت اور سُود کو برابر بتلاتے ہیں داحل اللّٰہ البیع وحرم الربوا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام ٹھیرایا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حُرمت سُود و حلت بیع پر دلیل نہیں دی حالانکہ جب ڈاکٹر ایک چیز سے منع کرتا ہے تو وہ ضرور مضر ہو گی اور اگر وہ کسی چیز کو جائز قرار دیتا ہے تو وہ ضرور فائدہ مند ہو گی پس جس چیز کو حرام قرار دیتا ہے وہ ضرور ہی ضرر رساں ہو گی پس یہی دلیل ہے ٭ بنکوں کے معاملے کو دیکھ لو اور ان کے دیوالے نکلنے معلوم کر لو اس سے بخوبی ثابت ہو جائیگا کہ تجارت اور سود ایک چیز نہیں کیونکہ ایک بینک کے ٹوٹنے سے دوسرے کئی بینک اس وجہ سے ٹوٹ گئے کہ ان کا آپس میں سُودی لین دین تھا دوسرا اعتباری ہو پر امانت داروں نے اپنا روپیہ واپس لینا شروع کر دیا اگر کسی تجارتی کوٹھی کو نقصان پہنچتا تو اس کا نتیجہ یہ ہرگز نہ ہوتا بلکہ ایک دکان جاتی رہتے سے بہت سی دکانیں فروغ پا جاتی ہیں کیونکہ اون کا مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ تھا الغرض سانپ چاہے کیسا ہی خوبصورت ہو اور بچہ اُسے پکڑنا چاہے لیکن والدین بچے کو اس بات سے روکتے ہیں اور اُسے سانپ کے نزدیک بھی نہیں جانے دیتے۔ پس خدا جو خالق ہے وہ اپنی مخلوق کو تباہ کیوں ہونے دے اسی لئے ان اشیاء سے منع کیا ہے جو کہ ہمارے لئے مضر ہیں۔ مسلمان بہت ذلیل ہو چکے ہیں اب بھی وقت ہے کہ وہ سنبھلیں اور وہ قرآن کریم کو پڑھیں اور اس پر غور و تدبر کریں اور اس پر عمل کریں جن جن چیزوں سے اس نے

فہرست کتب

مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

نام کتاب	زبان	قیمت
سرمہ چشم آریہ۔ آریوں کے ردّ میں	اردو	۱۲؍
آئینہ کمالات اسلام۔ مع تبلیغ حقیقت اسلام و تبلیغ رسالت حقہ	اردو عربی مترجم فارسی	عکر
انوار الاسلام۔ عبداللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونیکی تفصیل و ردّ عیسائیت	اردو	۴؍
ایام الصلح۔ دعوے مع دلائل و پیشگوئی طاعون۔	فارسی	۸؍
روئداد جلسہ دعا۔ سلطان کی فتح کے لئے دعا اور حضرت اقدسؑ کا لیکچر۔	اردو	۲؍
استفتاء۔ لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا۔	"	۱؍
محمود کی آمین۔	نظم اردو	-؍
کرامات الصادقین تفسیر سورۂ فاتحہ	عربی	۸؍
نور الحق حصہ اول ۹؍ دوم ۵؍ ردّ عیسائیت	عربی مترجم اردو	۱۴؍
درثمین حصہ اول اشعار حرف	اردو	۱؍
حقیقۃ المہدی یا نوالاہمد کا سلجھارہ یا خونی	اردو	۱؍

نام کتاب	زبان	قیمت
ازالہ اوہام حصہ اول ۱۲؍ دوم ۱۴؍ جواب معترضین وفات مسیح و حقیقت دجال و یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات۔	اردو	۱۰؍ع
فتح اسلام بیان دعویٰ خود و ذکر پنج شاخ	"	۲؍
قادیان کے آریہ اور ہم۔ ردّ آریہ	"	۳؍
حقیقۃ الوحی جس میں ۲۰۸ نشانات نصرت جدید و توقع موجود ہیں۔ اور الہام اور وحی کی تشریح۔	"	للعہ
حجۃ اللہ۔ ردّ شیعہ وغیرہ	عربی مترجم اردو	۶؍
ضیاء الحق ردّ عیسائیت وجواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم عیسائی	اردو	۲؍
سر الخلافہ۔ ردّ شیعہ	عربی	۷؍
ست بچن ۱۱؍ آریہ دھرم ۴؍	اردو	۱۵؍
اعجاز احمدی مباحثہ موضع مد کا ذکر اور امرتسری خاص مولوی ثناء اللہ کو تحدی	اردو	۳؍
کشتی نوح طاعون سے بچنے کا طریق اور احمدیؑ		

نام کتاب	زبان	قیمت
تعلیم کی تفصیل +	اردو	۲؍
خطبہ الہامیہ۔ قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعویٰ خود و تفسیر چند آیات	عربی مترجم فارسی و اردو	عہ؍
تحفہ غزنویہ۔ جواب اشتہار مولوی عبدالحق غزنوی +	اردو	۳؍
تریاق القلوب۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل۔	"	۱۲؍
براہین احمدیہ حصہ پنجم	"	۱۲؍
نجم الہدیٰ	چار زبان	۱؍
کلام محمود۔ صاحبزادہ صاحب کی نظموں کا مجموعہ +	اردو	۴؍
خلافت احمدیہ و اظہار حقیقت حضرت مسیح موعودؑ کے بعد مسئلہ خلافت کا حل	اردو	۱؍

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار الفضل قادیان دار الامان

کلام محمود

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ کر اثر رکھتا ہے کیوں نہ ہو وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں ان میں جو رقت و سوز ہوتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولیٰ کی الفت و محبت میں لکھے جاویں ان کا اثر تو جادو سے بڑھ کر ہوتا ہے علاوہ ازیں آپنے حضرت مسیح موعودؑ کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں۔ وہ صرف پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ ناظرین ایک نسخہ منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب کچھ عمدہ ہے قیمت ۴؍

(مینیجر الفضل سے طلب کریں)

ضرورت

ایک دیانتدار جو انگریزی بول چال اچھی جانتا ہو۔ احمدی کی ضرورت ہے۔ جو ہماری دوکان واقع نوشہرہ پر مال متعلقہ سپورٹس ورکس فروخت کرنے کے لئے رکھا جائیگا۔ تنخواہ شروع سال ۲۰ روپیہ دوسرے سال ۲۳ روپیہ۔ اور تیسرے سال ۲۵ روپیہ۔ رہائش دن رات دکان میں +

صہ روپیہ فی سینکڑہ کمیشن۔ اگریمنٹ ۳ سال شخصی ضمانت ایک ہزار روپیہ +

المشتہر نظام الدین مستری۔ احمدی میانہ پورہ سیالکوٹ

مفرح یاقوتی

نہایت ہی مقوی دماغ اور مفرح دوائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی تعریف فرمائی ہے۔ سینکڑوں سرٹیفکیٹ مستند اور معتبر اطباء و اعیان کے موجود ہیں دماغی محنت کرنیوالوں کیلئے ازبس مفید ہے ایکدفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ للعہ (مینیجر الفضل)

مرہم عیسیٰ

ہر قسم کے زخموں چوٹوں پھوڑوں پھنسیوں بواسیر وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے یہ وہی مرہم ہے جو حواریوں نے حضرت مسیح کے زخموں کے لئے تیار کی تھی۔ ہر گھر میں ایک ڈبیہ کا رہنا ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی ڈبیہ ۱۲؍ بڑی عہ (مینیجر الفضل سے طلب کرو)